اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہے تقطیع ۲۰×۲۶ - پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہے جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمہ طاہرین جناب مصنف صاحب سے طلب فرما سکتے ہین محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے - قیمت فی جلد -

جلوۃ السعداء بترجمہ حدیث الکساء - اس رسالہ کا آغاز ایک خطبہ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہے اور تفسیر مین اُسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اُردو زبان مین لکھی گئی ہے - یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہے کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصول ڈاک

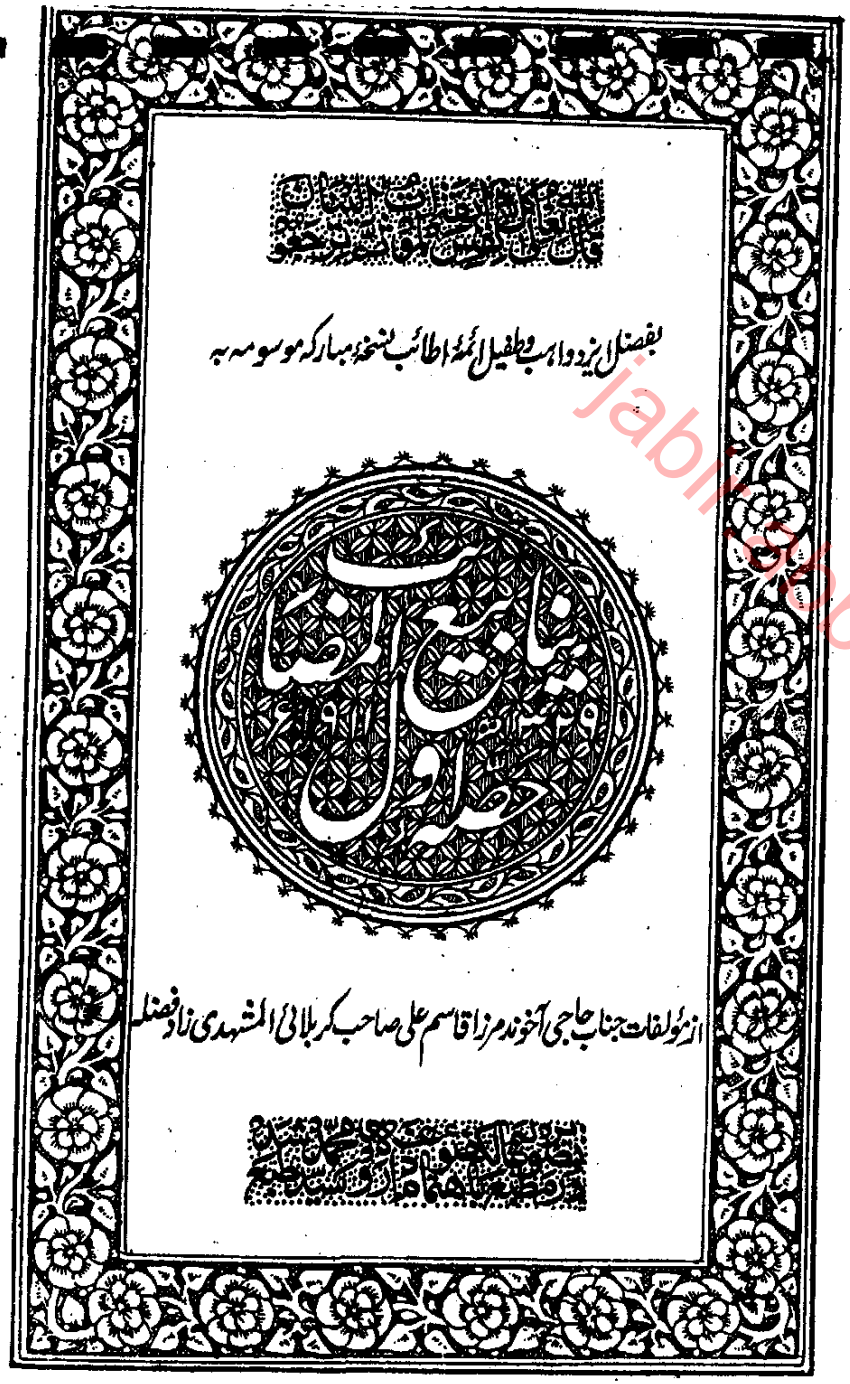

بفضل یزدان واہب وطفیل ائمۂ اطائب نسخۂ مبارکہ موسومہ بہ

جلوۃ السعداء بترجمہ حدیث الکساء

از مؤلفات جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی الشہدی زاد فضلہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

فہرست مجالس ینابیع المصائب حصۂ اول

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱	مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبحسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ۔	۵
۲	مجلس دوم ذکر موت ووفات ابوذر غفاری رضؓ وغسل وکفن ودفن ایشان وبید فنی امام حسینؑ وحال سر انور آنحضرتؐ	۱۱
۳	مجلس سوم فضائل صحابۂ کبار وشیعیان ووفات سلمانؓ فارسی وغسل وکفن ودفن ایشان وبید فنی امام حسینؑ وحال سر انور آنحضرتؐ۔	۱۴
۴	مجلس چہارم بیوجہ قتل کردن مومنی را وعذاب آن وقتل شدن قنبرؓ ونجات یافتن سید علوی از قتل شدن وذکر شہادت امام حسینؑ۔	۲۰
۵	مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین وطالب علم وشہادت شاہزادہ علی اکبرؑ ومصائب آل رسولؐ ورسیدن سر انور امام حسینؑ بدربار یزید۔	۲۸
۶	مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین وفضیلت مومن عالم وازرحلت او درخنہ شدن در اسلام ومصائب امام حسینؑ ومتفرق ودفن شدن آل رسولؐ بعالم غربت۔	۳۲
۷	مجلس ہفتم ذکر موت وحال قربای گذشتہ وآمدن سہ دوست بوقت آخرشہ وسوال وجواب ایشان وقبض روح سلیمانؑ پیغمبر ومتفرق ودفن شدن آل رسولؐ وحال سر انور امام حسینؑ۔	۳۸
۸	مجلس ہشتم ذکر موت وحال احتضار مومن صالح وتشریف فرما شدن ائمہ ہدیٰؑ وحال امام حسینؑ بروز عاشورا	۴۴

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۹	مجلس نہم ذکر اجر رسالت بہ مودت آل رسولؐ وفضائل علی مرتضیٰؑ ومحبین ایشان وانجام دشمن ایشان وحال احتضار دوست ودشمن اہل بیت رسالت ومصائب امام حسینؑ	۴۸
۱۰	مجلس دہم ذکر موت وحساب عمر انسان وحال نفس او درخواب وانجام او ومکافات گناہان مومن وانتقال وغسل وکفن ودفن او واحترام روح مومن وحال اسیری امام زین العابدینؑ۔	۵۶
۱۱	مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات وتاکید محبت جناب حسنینؑ وخبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسولؐ خدا وانجام ظالمان وقاتلان ایشان واحوال جانکنی وموت وحال قبر وعذاب دشمن آل رسولؐ ومصائب حسنینؑ وفریاد اہل حرم آن حضرات بہ روضۂ رسولؐ خدا۔	۶۳
۱۲	مجلس دوازدہم فضائل شیعہ وعلامات ایشان وفضائل سعد بن معاذ ونافرمانی کنعان بن نوحؑ نبی وانجام او ومصائب امام حسین علیہ السلام وفریاد کردن اہل حرم آن حضرت وویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ۔	۷۰
۱۳	مجلس سیزدہم ذکر موت وآمدن سہ دوست بوقت جانکنی مومن وسوال وجواب ایشان وعلامات حال احتضار وثواب تشییع وتربیع ونماز جنازہ وجنازۂ جناب خدیجۂ کبریٰؑ وفاطمہؑ بنت اسد وجناب حمزہ برداشتن رسولؐ خدا ودفن شدن امام حسینؑ بعد سہ روز۔	۷۹

Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۴	مجلس چہاردہم علامات وصفات مومن وصبر بر مرض وثواب عیادت بیمار و حاجت روائی او وغارت نمودن اعدا اسباب ورداو فرش امام زین العابدینؑ بیمار کربلا واسیری آن حضرت۔	۸۲
۱۵	مجلس پانزدہم ذکر موت وحال جانکنی مومن ورضامندی او بقبض روح ومعرض آفات وبلا بودن انسان واحوال محشر وبیدفنی امام حسینؑ بروز عاشورا واسیری اہل بیت آنحضرت	۸۴
۱۶	مجلس شانزدہم ذکر موت وصفات مومن وفوائد موت در یکی از ایام ہفتہ ووسائل نجات وفوائد جریدتین واعزاز واحترام روح مومن زائر وباکی ومصائب امام حسینؑ واسیری اہل حرم آن حضرت و ویرانی خانۂ رسالتؐ۔	۹۱
نشان توثیقات حضرات علماء اعلام واسناد برکلام	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین صدر المحققین ابوالفضل آقا السید ناصر حسین صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	۱۰۱
	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین البحر العلوم الزاخر آقا السید محمد باقر صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	۱۰۲
	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین المنتجع الحاضر والبادی آقا السید محمد ہادی صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی۔	۱۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یحیی الموتی ویمیت الاحیاء والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید الانبیاء لاسیما علی نفسہ ووزیرہ وخلیفتہ علی سید الاوصیاء وابویہما النجباء الامناء ولعنۃ اللہ علی اعدائہم وظالمیہم وقاتلیہم فانہم اشقی الاشقیاء اما بعد

قلوب صافیۂ برادران ایمانی اور خواطر زاکیۂ اخلائے روحانی پر مخفی نہ رہے کہ یہ نسخہ مبارکہ موسومہ بہ ینابیع المصائب جو دو حصوں پر شامل ہے اور اسکا حصۂ اول یہ ہے جس میں چند مجالس مختصرہ جو مشتمل ہیں فضائل ومصائب اولیاء اللہ پر از کتب معتبرہ سے ماخوذ ہیں واللہ الموفق والمعین ونستعین

مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبایح آن وبحسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء والمنکر خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو پیچھے پیچھے نہ چلو تم شیطان کے قدموں کے یعنی اسکی پیروی نہ کرو اور جو پیروی کرے شیطان کے قدموں کی پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہے ساتھ فحش اور بدی کے اور خدا فرماتا ہے ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین اور پیروی نہ کرو تم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

خیطان کے قدمون کی تحقیق کہ وہ تمھارے لیے دشمن ظاہر ہی اور خدا فرماتا ہی اِنَّهٗ عَدُوٌّ
مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق کہ وہی شیطان دشمن گمراہ کرنے والا ظاہر ہی حضرات اسی طرح متعدد آیات
مین مذمت شیطان رجیم کی ہی پس انسان کو لازم ہی کہ حکم خدا بعمل کرے اور شیطان کو دشمن
بزرگ وظاہر اپنا سمجھے اور اُسکے مکر وفریب مین نہ آوے ورنہ انجام بد ہوگا اور وجہ عداوت
شیطان کی انسان سے یہ ہی کہ پیدائش نبی جان کی قبل پیدائش نبی آدم کے ہوئی جیسا کہ
اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان یعنی آدم کو آواز کرتی ہوئی
مٹی سے جو قبل مین پانی ملی ہوئی متغیر تھی اور پیدا کیا ہم نے جان کو قبل آدم کے آتش تیز سے
اور شیطان رجیم بھی جنون سے ہی جب حکم خدا ہوا تھا ملائکہ کو کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو پس
ملائکہ نے تو سجدہ کیا اور شیطان نے نہین کیا اور تکبر کیا اور کہا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ
مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے پیدا کیا پس وہ بوجہ تکبر کے راندہ درگاہ ہوا اسی وجہ
سے عداوت ہوئی ہی اور ہر وقت بنی آدم کے درپی ہی اور چاہتا ہی کہ اون کو گمراہ کرے اور بہت
سے بنی آدم اُسکے مکر وفریب مین آکر گمراہ ہوے اور شیطان لعین نے ہزارون برس تک
عبادت خدا کی اور خطیب ملائکہ تھا اور فرشتون کے ساتھ آسمانون تک جاتا تھا مگر جب تکبر کیا
تو طوق لعنت مین ابدالآباد گرفتار ہوا اور شیاطین انس سے بھی ایک بھیا تھوڑی مدت تک اُسکا
رفیق ہوا اور دونون نے مل کر احکام اور اوامر و نواہی الٰہی کو برہم کیا اور اکثر لوگون کو گمراہ کیا
جسکی خبر جناب رسول خدا نے اسطرح دی تھی کہ عنقریب میری امت کے تہتر فرقے ہونگے اور وہ
سب ناری ہونگے مگر ایک فرقہ اُن مین سے ناجی ہوگا پس دانا کو لازم ہی کہ اُس فرقہ ناجی کی
تلاش کرکے موافق اُنکے اعتقادات کو درست کرے اور شیاطین واشرار کے فریب مین نہ آوے
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ خداوندا محفوظ رکھ ہمارے گروہ مومنین و
مومنات کو شرون سے شیاطین جن وانس کے بحق حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کیونکہ

دنیا مقام امتحان ہی جس مین کل بھی ہین خار بھی ہین اور گنج بھی ہین زہر دار مار بھی ہین اور
نیک وبد سے پُر ہی اور حسد وکینہ اور بغض وعداوت اور تکبر ونخوت اور غیبت وغیرہ اہل دنیا
کے نزدیک ہنر ہو رہے ہین اور اُنکو خوف معاد بالکل نہین جزا وسزا سے غافل ہین باوجود
اسکے اپنے تئین بہت زیرک اور ہوشیار گمان کرتے ہین جس سے شیطان غالب ہو رہا ہی
اور وہ اپنے کام سے غافل نہین ہی اور ہر وقت مع اپنے لشکر کے بنی آدم پر حملہ کرتا ہی جو قول
معصوم سے ثابت ہی قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِبْلِيْسُ لِجُنُوْدِهٖ اَلْقُوْا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ
وَالْبَغْيَ فَاِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہی فرمایا حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس لعین اپنی فوج سے کہتا ہی درمیان بنی آدم کے حسد وبغاوت
ڈالو تحقیق کہ وہ دونون یعنی حسد اور بغاوت نزدیک خدا کے برابر شرک کے ہین اور
جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حسد ایمان کو کھاتا ہی جیسے آگ لکڑی خشک کو
کھا جاتی ہی وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفَى لِلْمَحْسُوْدِ حَسَدَهٗ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ حاسد کے
واسطے حسد اُسکا کافی ہی اور منقول ہی کہ جب تک حاسد حسد کو بزبان اظہار نہ کرے تب تک
اُسکا مواخذہ نہین ہی اور جب اظہار کیا تو اُسوقت کرام کاتبین لکھتے ہین اور قول حکما ہی کہ
حسد بدترین بدی لاعلاج ہی جبھی تو خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی بپناہ مانگ شر سے
حاسد کے جبکہ وہ حسد کرے اور حاسد بوجہ حسد کے ایسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی کہ مادام الحیات
اُسکی مشقت سے نجات نہ پائیگا واقعی مومنین ہر امر کو بکمال حسد وعناد حاسدین نے
بدل ڈالا ہی یہان تک کہ روز عاشورا کی فضیلت مین احادیث وضع کیے ہین اور ایسے روز
مصیبت کو روز عید قرار دیا ہی اور انبیا تک کو خاطی[1] بنایا اور اُنپر اتہام کیا پس تغییر وتبدیل
کلام کی اُن سے کیا بعید ہی جیسا کہ صحاح مین عائشہ سے روایت ہی کہ ایک دن رسول خدا
مع اپنے اصحاب کے تشریف لیے جاتے تھے اور مدینہ مین ایک یہودی کے یہان غمی
ہو گئی تھی اور اُسکے اقربا اُس میت کو رو رہے تھے یہ سنکر اُن حضرت نے فرمایا اُسپر تو رو

[1] در نسخہ ایلا خاطی بود۔

ہو رہا ہوا در یہ لوگ اُسکو رو رہے ہین پس عمر نے جو اس حدیث کو سنا تو کہا لوگون کے رونے
سے میت پر عذاب ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ جہلا اب تک کہتے ہین کہ صبح و شام میت پر رونا گناہ
ہی حالانکہ اُسکی خوبیان یا مصائب یاد کرکے رونا اُسکا احترام ہی اور حاسدین کے حسد کی ابتدا
زمانہ حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اُس وقت سے اب تک حاسدین نے دوستان خدا پر کیا کیا
ظلم و ستم کیے اور وہ دوستان خدا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوے پہلے شیطان نے حضرت
آدمؑ پر بوجہ سجود ملائکہ کے حسد کیا اور کیا کیا عداوتین اُنکے ساتھ کین جنکے سبب سے وہ مبتلاے
بلا ہوے اور جنت سے دنیا مین آئے پھر اولاد آدم مین باہم حسد اور عداوت پیدا کردی
جسکی وجہ سے قابیل لعین نے حضرت ہابیلؑ کو شہید کر ڈالا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
بحار الانوار مین روایت فرماتے ہین کہ سلیمان بن خالد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے عرض کیا کس سبب سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اسوجہ سے کہ آدم
صفی اللہ نے ہابیل کو اپنا وصی و جانشین کیا تھا جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت آدم کو وحی
کی کہ وصایت اور اسم اعظم ہابیل کو دین اور قابیل اُنکا بڑا بھائی تھا جب اُسنے یہ حکم خدا
سنا تو غضب ناک ہوکر کہنے لگا کہ یہ حق میرا ہی اُسوقت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون درگاہ
خدا مین قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہوگا وہی لائق ہی حسب الحکم دونون نے قربانی کی تو قابیل
کی قربانی مقبول نہ ہوئی اور ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اُسوقت قابیل کو حسد اور بغض ہوا اسی وجہ
سے اپنے بھائی ہابیل کو شہید کیا حضرات سنا آپنے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل
کو بحکم خدا وصی و جانشین کیا تو قابیل لعین کو حسد اور عناد ہوا اور اپنے بھائی کو شہید کیا اسیطرح
جناب رسول خدا نے اپنے ابن عم امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بحکم خدا وصی
و جانشین اپنا کیا تھا اسی حسد اور بغض و عناد سے ایک حاسدہ ملعونہ نے آنحضرتؐ کو زہر
دیکر شہید کیا اور بعد آنحضرت کے اعدا نے اُنکی آل اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ دروازہ
کو آگ لگائی اور اُسکو گرا کے نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور وہ دروازہ جناب سیدہ پر گرادیا

جسکی وجہ سے صدمۂ عظیم پہونچا یہان تک کہ شاہزادۂ محسن شکم اطہر مین شہید ہوا آخر وہ مخدومہ
اُسی درد پہلوے شکستہ اور مفارقت مین اپنے پدر بزرگوار کی روتے روتے بعد تھوڑے
دنون کے انتقال کرگئین اور [illegible] کے گلوے انور مین رسیمان ستم ڈالکر باہر
لائے اور طرف مسجد کے لیگئے اور طالب بیعت ہوے جب انکار کیا تو آمادۂ قتل ہوے
اور تاکید تمسک ثقلین اور حکم رسول خدا اعدا نے بالکل فراموش کیا حالانکہ کچھ زمانہ نہ گذرا تھا
اور کفن تک اُن حضرت کا میلا نہ ہوا تھا آہ مومنین ظالمون نے صرف انھین ظلمون پر اکتفا
نہین کی بلکہ بعد جناب رسول خدا اور جناب سیدہ کے حضرت امیر المومنینؑ کو اعدا نے طرح طرح
کی اذیت و تکلیف دی بلکہ روز بروز ظلم و ستم تازہ کیے یہان تک کہ بعہد خلافت ظاہری
طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہان بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش
ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ
و نماز مین مسجد کوفہ مین ضربت شمشیر زہر آلودہ سے شہید کیا اور بعد اُن حضرت کے امام حسنؑ
کو زہر دغا دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضۂ رسول خدا مین دفن نہ ہونے دیا
اور امام حسینؑ کو روضۂ رسول سے بظلم و ستم جدا کیا اور مکۂ معظمہ مین بھی رہنے نہ دیا یہانتک
کہ حج کی مہلت نہ دی حالانکہ وہ موسم حج کا تھا اور مہمان بلاکر عالم غربت و مسافرت مین
بحکم ابن زیاد و یزید لعین نے زمین کربلا پر روز عاشور اپنا سا مع اصحاب و اقربا و بچون
کے شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے عبا و تا رلی اور لاش
اطہر سے بے ادبی کی اور سر اقدس بدن انور سے جدا کرکے نیزہ پر بلند کیا آہ اسپر بھی اعدا نے
اکتفا نہ کی بلکہ اسباب لوٹ لیا اور خیمون کو جلادیا اور حسینین علیہما السلام کی مخدرات کو اسیر و
مقید کیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لین افسوس عوض ماتم پرسے اور تسلی و دلاسے کے
ستم لعین تازیانے سے اذیت دیتا تھا الغرض حسد و عداوت بُری خصلت ہی جسکی ابتدا
اولاد آدم مین قابیل سے ہوئی جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور نہایت ظلم سے قتل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com

کیا چنانچہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب قابیل نے ہابیل کی
ہلاکت کا ارادہ کیا تو اوسکے خیال مین نہ آتا تھا کہ کیونکر قتل کرے پس اُسی وقت ابلیس لعین
نے آکر تعلیم کیا کہ اپنے بھائی کے سر کو درمیان دو پتھرون کے رکھ کر کچل ڈال جب اسیطرح
سے قتل کر چکا تو یہ نہ جانتا تھا کہ مُردے کو کیا کرے اُس وقت دو غرابون نے آکر منقارون سے
باہم حربہ کیا اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا پس زاغ زندہ نے مردہ کو پنجون سے زمین
کھود کر دفن کیا یہ دیکھکر قابیل نے اپنے برادر مقتول ہابیل کی لاش کو اُسی طرح سے دفن کیا
اور طریقہ دفن میت کا اُسی زمانہ سے جاری ہوا حضرات سنا آپ نے کہ اگرچہ قابیل ملعون نے
بکمال حسد و عناد اپنے بھائی ہابیل علیہ السلام کو شہید کیا لیکن لاش مقتول کا صحرا مین پڑا رہنا
اور اُسکے گرد جانورون کا جمع ہونا گوارا نہ کیا حالانکہ جسم اُنکا پارہ پارہ نہ تھا پس جب طریقہ
دفن کا معلوم ہوا تو فوراً زیر خاک پنہان کیا مگر نفرین ہو اشقیاے کوفہ پر وہ کیسے سنگدل اور
بیرحم اور حاسد تھے کہ لاش اقدس کو فرزند رسول کی صحراے کربلا مین ریگ گرم پر بے لباس
چھوڑ کر چلے گئے اور کسی لعین نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ بعد شہید کرنے کے لاش اطہر اپنے
نبی کے نواسے کی زیر خاک پنہان کرتے بلکہ عوض دفن کے ایک ملعون نے ایک انگشتری
کے واسطے انگشت اطہر قطع کی اور ایک لعین نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے
ہاے افسوس لاش پارہ پارہ اُس صحرا مین رات کی شبنم اور دن کی دھوپ مین تین دن تک
پڑی رہی اور خاک صحرا اُڑ اُڑ کے بدن مجروح پر جمتی جاتی تھی آخر تیسرے دن ایک جماعت
بنی اسد نے دفن کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَهٗ اَهْلُ قَرْیَةٍ
سلام ہو اُس غریب الوطن و مسافر پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا آہ شہید کا کفن تو لباس اُسکا ہی
وہ اعدا نے لوٹ لیا تھا اب تصور کیجیے کہ ہمارے آقا کیونکر دفن ہوے اس مصیبت کو بھی
معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی لَمْدَفُوْنِیْنَ بِلَا اَكْفَانٍ سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر
جو بے کفن کے دفن ہوے اُسوقت امام زین العابدین علیہ السلام باعجاز کوفہ سے وارد کربلا ہوے

اور اپنے پدر مظلوم پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر کے طرف قید خانۂ ابن زیاد کے مراجعت
فرمائی اَلْعَنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس دوم ذکر موت و وفات ابوذر غفاریؓ و غسل و کفن و دفن انشان و بیدن امام حسینؑ و حال سر انور آنحضرتؑ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ
موت کا چکھنے والا ہی واقعی اگر انسان مدت دراز تک اس دار دنیا مین بسر کرے تو آخر موت ہی
اس سے کسی کو چارہ نہین ہی شاہ و فقیر جوان و پیر اور بچے زن و مرد سب موت کے نزدیک برابر
ہین جسکی جسوقت اجل آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی اور دوستان خدا موت سے
نہین ڈرتے ہین بلکہ مشتاق لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین اور بعد موت کے آفات دنیا سے
نجات پاتے ہین پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی جو دار دنیا مین ضرور واقع ہونے
والی ہی اور ذکر موت سے حُب دنیا کم ہوتی ہی جو راس ہر خطا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اے ابوذرؓ تحقیق کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی اور کافر کے
لیے جنت ہی حضرات یہی وجہ ہی کہ مومن وقت موت کے خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسکو بعد موت کے
راحت ہوتی ہی اور آفات دنیا سے نجات پاتا ہی جیسے قیدی بعد رہائی کے تکالیف قید خانہ سے
نجات پاتا ہی جو بعض صحابہ کے حالات سے ظاہر ہی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت
کی ہی کہ جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بکمال ظلم و ستم اعدا سے مدینہ سے مقام ربذہ مین
بھیجدیے گئے تو اُنکے پاس چند بکریان تھین اور وہی وجہ معاش اُنکی اور اُنکے عیال کی تھی
قضاے الٰہی اور آفت سماوی سے وہ سب بکریان تلف ہوگئین اور اُنکی زوجہ نے بھی
ربذہ مین وفات پائی اور بیٹے نے جنکا نام ذر تھا قبل اسکے انتقال کیا تھا اب خود حضرت
ابوذرؓ اور ایک بیٹی اُنکی باقی تھی مگر قوت و غذا کے دستیاب نہ ہونے سے بہت تکلیف مین تھے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com

بیٹی حضرت ابوذرؓ کی فرماتی ہین کہ جب تین روز مجھپر اور میرے پدر بزرگوار پر گذرے کہ کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا اور بھوک نے ہم پر غلبہ کیا اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ای فرزند چلو اس صحرا کی طرف شاید قسم گیاہ سے کچھ ہاتھ آئے تاکہ اُسکو کھالین پس جب ہم صحرا مین گئے تو کوئی چیز یہان تک کہ گھاس کی قسم سے بھی وہان نہ ملی اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے کچھ ریگ صحرا کو جمع کرکے سرا اپنا اُسپر رکھا دیکھا مین نے کہ دفعۃً حالت میرے بابا کی متغیر ہوئی اور آنکھون پر کیفیت احتضار کی معلوم ہونے لگی یہ دیکھ کر مین رونے لگی اور عرض کیا ای بابا مین اس صحرا سے پر بلا اور عالم تنہائی اور غربت مین کیا کرونگی فرمایا ای دختر تو اس امر کا خوف نہ کر جب مین اس دنیا سے رحلت کرونگا تو ایک جماعت حاجیون کی اہل عراق سے آئیگی اور وہ لوگ متوجہ میری تجہیز و تکفین اور دفن کے ہونگے مجھے اس امر کی خبر دے گئے ہین حبیب میرے جناب رسول خدا ای دختر جب مین دنیا سے گذر جاؤنگا تو عبا میرے اوپر اُڑھا دینا اور سر راہ جا بیٹھنا جب کوئی قافلہ اُدھر سے آئے تو کہنا کہ ابوذرؓ صحابی رسول نے انتقال کیا ہی بیٹی ابوذرؓ کی کہتی ہین بعد اُسکے ایک جماعت اہل ربذہ کو خبر ہوئی وہ عیادت کو میرے باپ کی آئے پوچھا ای ابوذرؓ کیا بیماری ہی اور کس چیز کی شکایت ہی فرمایا ذُنُوبِی گناہون کی اپنے شکایت ہی عرض کیا اُن لوگون نے موافق دستور کے جیسا کہ مریض سے پوچھتے ہین کہ کسی چیز کو آپ کا جی چاہتا ہی فرمایا رحمت خدا کا طالب ہون عرض کیا طبیب کو بلائین فرمایا اَلطَّبِیبُ اَمَرَضَنِی جو طبیب تھا اُسی نے مجھے بیمار کیا دردبھی اُسی کی طرف سے ہی دوا بھی اُسی کی جانب سے ہی پس جب نظر حضرت ابوذرؓ کی ملک الموت پر پڑی فرمایا مرحبا اُس دوست کو جو ایسے وقت مجھ تک آیا کہ مجھے بہت احتیاج اُسکی طرف تھی رستگار نہ ہو وہ شخص جو تجھے دیکھ کر نادم ہو پھر درگاہ خدا مین عرض کیا کہ خداوندا جلد مجھے اپنے جوار رحمت مین پہونچا قسم ہی تیرے حق کی اور تو خوب جانتا ہی کہ مین ہمیشہ خواہان و مشتاق تیری ملاقات کا تھا اور کبھی مجھے موت سے کراہت نہ تھی دختر ابوذرؓ فرماتی ہین کہ جب میرے بابا نے عالم قدس کی طرف رحلت فرمائی

تو مین نے عبا اُنکے سر پر اُڑھائی اور سر راہ قافلہ کے جا بیٹھی ناگاہ ایک جماعت کا اُس طرف سے گذر ہوا اُن سے مین نے کہا ای گروہ اسلام ابوذرؓ مصاحب رسول خدا نے انتقال کیا ہی یہ سنتے ہی وہ لوگ اپنی سواریون سے اُتر پڑے اور حالت بیکسی و غربت ابوذرؓ پر روتے آگے بعد اُسکے اُنھون نے میرے باپ کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا بقولے اُس جماعت مین جناب مالک اشترؓ بھی تھے اُنکے ساتھ کفن بہت عمدہ تھا کہ قیمت اُسکی چار ہزار درہم تھی اُسکا کفن دیا مومنین سنا آپ نے کہ جب حضرت ابوذرؓ صحابی رسول نے انتقال کیا تو اُنکی بیٹی نے عبا اُڑھا دی اور قافلہ اصحاب کا جو آیا اُنکو خبر دی وفات ابوذرؓ کی تاکہ تجہیز و تکفین کرین مگر افسوس ہی غربت و تنہائی اور بیکسی پر فرزند رسول مظلوم کربلا غریب نینوی حضرت امام حسین علیہ السلام کی کہ اہل بیت کو اُس جناب کے اتنی مہلت کہان تھی جو چادر لاش قدس پر اُڑھاتے جس طرح میت کو اُڑھاتے ہین آہ اُنکو تو بجز دشہادت اُس مظلوم کے اعدا نے اسباب لوٹ لیا اور مقنع و چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگا دی اور لاش مجروح پر عوض مین چادر اُڑھانے اور کفن دینے کے لباس جسم اقدس سے اُتار لیا افسوس ہزار افسوس کسی قافلہ اہل اسلام کا گذر بھی اُسوقت صحرا کربلا کی طرف نہ ہوا کہ اہل بیت اُن سے فرماتے کہ فرزند رسول خدا نے اس صحرا مین انتقال کیا ہی تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کرو

وَنُتْرَكُ فِي عَرَاصِ الْجَزِيرِ عَلَى الثَّرَى	ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا تُغَمَّضُ لَهُمْ دُهَا

افسوس ہی کہ لاش اُس مظلوم کی اور اُنکے اقربا اور اصحاب کی تین دن تک ریگ گرم کربلا پر پڑی رہی اور کسی نے تدبیر دفن کی نہ کی البتہ لاش اقدس کو بعد تین روز کے کچھ اہل قریہ بنی اسد نے دفن کیا جیسا کہ حجت خدا اپنے جد مظلوم کی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ تَوَلَّى دَفْنَهُ اَهْلُ الْقُرَى سلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا اَلسَّلَامُ مُحَلَّى الرَّمْسِ الْمُقَرَّحِ قَرِحَتِ الْاَكْبَادِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُدَّثَّرِ فِي الْبِلَا اَلْكَفَانِ سلام ہو اُن سر بے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

مقدس پر جو بدنہاے انور سے جدا کیے گئے سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر جو بے کفن کے
دفن ہوے افسوس ہی حال پر سر اقدس مظلوم کربلا کے کہ وہ بدن اطہر کے ساتھ دفن بھی نہ ہوا
بلکہ نیزہ پر رکھا گیا اور طرف کوفہ و شام کے ساتھ اہل بیت رسالت کے روانہ کیا گیا اور وہ سر انور
کبھی درخت پر لٹکایا گیا کبھی تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی دروازہ
پر نصب کیا گیا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ لعین لب و دندان
انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا یہ دیکھ کر ابو برزۂ اسلمی بیتاب ہوے اور کہا وای ہو تجھ پر ای
یزید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام حسینؑ کے مین شہادت دیتا ہون مین نے مکرر جناب
رسول خدا کو دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے دندان انور کو چومتے تھے اور فرماتے تھے
تم دونون سردار ہو جوانان اہل جنت کے یہ سنکر یزید غضبناک ہوا اور اُسکو برا کہا اور دربار سے
نکلوا دیا بعد اسکے اہلحرمؑ اور سید سجادؑ کو قید خانہ مین بھیجدیا **الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین**

مجلس سوم فضائل صحابہ کبار و شیعان دوتا سلمان فارسی و غسل و کفن و دفن انسان و پیدائش امام حسین و حال سر انور بعد رخصت

قال اللہ تعالیٰ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی حق سبحانہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہی ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار
کی طرف رجوع کرو درآنحالیکہ راضی و مرضی ہو پس داخل ہو تو زمرۂ بندگان خاص مین میرے اور
داخل ہو میری جنت مین اور تفسیر صبیح المجید مین منقول ہی کہ داؤد بن فرقد نے بناب امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو مومن سورۂ فجر کو نمازون مین پڑھے اور قرأت
کرے تو حشر اُسکا بروز قیامت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ یہ سورہ خاص
اُنکی شان مین نازل ہوا ہی اور نفس مطمئنہ اُنکے نفس قدسیہ سے خطاب ہی اور روایت مین
وارد ہی کہ جب مؤمن قریب بمرگ ہوتا ہی تو حق سبحانہ تعالیٰ دو ملک بھیجتا ہی جو جنت سے
تحفہ لیکر آتے ہین اور وہ کہتے ہین ای نفس مطمئنہ باہر آ راضی و مرضی ساتھ روح و ریحان کے

اور ہو جا خوشبودار مشک کی خوشبو سے بہتر پس ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر جاتے ہین
جب اُس خوشبو کو ملائکہ آسمان سونگھتے ہین تو آپس مین کہتے ہین کہ روح مومن کو لاتے ہین
دروازے کھول دو اور اُس پر صلوات بھیجو اور اُسکو سر پر الٰہی کے پاس لیجاؤ پس جس وقت
ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر اُس جگہ پہونچتے ہین تو سجدہ کرتے ہین اور درگاہ خدا مین عرض
کرتے ہین بارالہا تو عالم و دانا ہی یہ بندہ تیرا موحد ہوا اور ہمیشہ تیری عبادت کی اور تیرا شریک
نہین گردانا اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش مین آتا ہی اور جانب خدا سے میکائیل کو حکم
ہوتا ہی کہ اس روح مومن کو نزدیک ارواح مومنین کے لیجاؤ اور قبر اسکی طول و عرض مین
ستر گز کشادہ کرو اور روح و ریحان جنت سے خوشبودار کرو پس وہ مومن قبر مین ایسا سوئیگا
جیسا کہ تازہ داماد فرش نفیس پر براحت و آرام سوتا ہی اور جب اپنے فرش خواب سے اُٹھیگا
تو مانند اُس شخص کے ہوگا جو خوب نیند بھر کے سو چکا ہو اب مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ مؤمن کو کس
سبب سے حاصل ہوتا ہی یہ محبت و اقرار ولایت اور پیروی حضرت امیر المومنینؑ کے طفیل سے
ہو و عن ام سلمۃ انہا قالت قال رسول اللہ لعلی بن ابی طالب یا علی ان محبیک
یفرحون فی ثلث مواطن اور بحار الانوار وغیرہ مین جناب ام سلمہؓ سے روایت کی ہی کہ اُس
مخدومہ نے فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ یا علی محب
اور دوست تمہارے تین مقامون مین فرحناک ہونگے عند موتی انظیہم وانت ہناک
تشہدہم وعند المسألۃ فی القبور وانت ہناک تلقنہم وعند العرض علی اللہ وانت
ہناک تعرفہم ایک اُنکی جانکنی کے اور تم یا علی اُنکو دیکھتے ہوگے اور موجود ہوگے
دوسرے نزدیک سوال و جواب کے اُنکی قبرون مین اور تم اُسوقت اُنکو عقائد حقہ تلقین کرتے
ہوگے تیسرے نزدیک اُنکے عرض اعمال کے درگاہ خدا مین اور تم اُسوقت اُنکو شناخت کروگے
واقعی محبت و دوستی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عمدہ حسنہ ہی جو ہر عقبہ مین کام آئیگی اور
اُن حضرت کی ولایت پر ثابت رہنا دیزاردن کا کام ہی یہ سہل و آسان نہین ہی دنیا محل امتحان ہی

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

جیساکہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ احادیث واخبار کتب فریقین سے مستفاد ہوتا ہو کہ بعد حضرت علی مرتضی اور اُنکی اولاد علیہم السلام کے درمیان اصحاب رسول کے کوئی شخص جلالت قدر اور رفعت شان مین جناب سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی اور عمارؓ بن یاسر کے برابر نہین تھا اور احادیث مین وارد ہو کہ اکثر صحابہ بعد رحلت جناب رسولخدا کے منحرف ہوے اور دین سے برگشتہ ہوے اور چند صحابہ نے بعد انتقال جناب رسولخدا کے بیعت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کی اور باقی سب کے سب پھر گئے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہوکے اہل بیت رسالت کے حقوق غصب کیے اور اُن پر دست ظلم وستم دراز کیا اور درپے اذیت وآزار ہوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ محبت ودوستی اُن مومنین کی واجب ولازم ہی جو بعد وفات جناب رسول خدا کے اپنے دین وایمان پر ثابت رہے اور تغیر وتبدل اپنے امام بحق اور احکام دین کا نہ کیا مانند جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور حذیفہ بن یمانی اور ابوہیثم بن تیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے جو مثل ونظیر انکے تھے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا بروز قیامت جناب خدا سے منادی ندا کریگا کہان ہین حواری اور مخلصان محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جو طریقہ پر اُنکے مستقیم تھے اور عہد وپیمان اُنکا نہ توڑا اور ثابت قدم رہے پس جناب سلمانؓ فارسی اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندیؓ کھڑے ہونگے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنا بہ رسول خدا کے فرمایا ہو حق سبحانہ تعالی نے چار شخصون کی دوستی ومحبت کا حکم کیا ہو یہ سنکر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا علی بن ابی طالبؑ اور مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباے کرام سے روایت کی ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا نے بہشت مشتاق ہو طرف تمہارے اے علیؑ اور طرف عمارؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایمان دس

پایہ رکھتا ہو مانند اُس زینہ کے جس پر سے اوپر جاتے ہین سلمانؓ دسوین پایہ مین اور ابوذرؓ نوین پایہ مین اور مقدادؓ آٹھوین پایہ مین ہین اور جناب رسول خدا نے حضرت سلمانؓ کے بارہ مین فرمایا ہو سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ سلمان ہم اہل بیت مین سے ہین اور یہ سب اصحاب بڑے متقی اور عابد وزاہد ومتبعین خاص حضرت علی مرتضیؑ کے تھے پس حضرات تذکرہ حالات ان بزرگوارون کا اور یاد کرنا اُنکے مصائب کا متضمن بہت سے فوائد کا ہو منجملہ اُنکے یہ سبب ہو کہ بے اعتباری دنیا اور باطل ہونا اہل دنیا کا بخوبی ظاہر ہوتا ہو اور نیکون کے اطوار وکردار کی طرف رغبت ہوتی ہو کیونکہ اگر اہل حق دنیا مین مظلوم ومغلوب ہون تو وہ اُس پر راضی رہے ہین اور معلوم ہو جائے کہ دیندار اخیار ابرار دنیا مین ہمیشہ امتحان کیے جاتے ہین اور دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی جہان طرح طرح کے رنج وغم اور مصائب درپیش ہوتے ہین اور دنیا ایسی بدجگہ اور فانی ہی جہان نافرمانی خدا ہوتی ہی پس جو مومن صبر وتحمل کرے اور چند روزہ زندگی دنیا کو طاعت خدا اور رسول اور امام بحق مین بسر کرے اور اس نعمت کا شکر کرے تو آخرت مین اُسکے لیے ہمیشہ آرام وراحت ہی یہی وجہ ہو کہ مومنین کاملین دنیاے فانی کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اور موت سے نہین ڈرتے ہین اور خواہان لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین جیساکہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہین جسکا حاصل یہ ہو کہ جناب سلمان فارسیؓ جو حاکم مدائن تھے ایک مرتبہ بہت علیل ہوے اور مجھ سے کہا کہ جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا تھا جب وقت وفات تمہارا قریب ہوگا تو مردہ تم سے کلام کریگا اور مین چاہتا ہون کہ اپنا زمانہ وفات معلوم کرون تم مجھے گورستان مین لیچلو پس مین اُنکو لے گیا اور اُنھون نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ سلام ہو تم پر اے اہل قبور اور واسطہ خدا اور رسول کا کہ تم مجھ سے کلام کرو پس ایک میت نے جواب سلامؑ دیا جناب سلمانؓ نے اُس سے

پوچھا تم اہل بہشت سے ہو یا دوزخ سے اپنی جانکنی کا حال بیان کرو اُسنے کہا مین
اہل بہشت سے ہون اور تمام حال جانکنی کا بیان کیا یعنی رگ دپی کا قطع ہونا بدن کا
پارہ پارہ ہونا اور تلخی موت کی چکھنا اور ملک الموت کا آنا اور اُسکے اشارہ سے بصارت
وسماعت کا جاتا رہنا اور زبان کا بند ہونا اور روح کا نکلنا اور غسل وکفن اور اپنے دفن
کا حال ورسوال وجواب نکیرین وغیرہ بیان کیا پس جب وہ مردہ خاموش ہوا تو وہان سے
مین جناب سلمان فارسیؓ کو اُنکی اجازت سے گھر مین واپس لایا اور بستر پر لٹا دیا اُسوقت
اُنھون نے رخ طرف آسمان کے کرکے ایک دعا پڑھی اور غریق رحمت الٰہی ہوے اور
فاذان کندی کہتے ہین کہ مین خدمت مین حضرت سلمانؓ فارسیؓ کی سرہانے اُنکے حاضر تھا جب وقت
اُنکے انتقال کا قریب ہوپہنچا تو مین نے کہا اے سلمانؓ آپ کے غسل ورکفن ودفن کا متکفل کون
ہوگا فرمایا وہ بزرگوار جس نے جناب رسول مختار کو غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا
یہ سنکر مین نے کہا جناب رسولؐ خدا کو امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے غسل دیا تھا
وہ جناب مدینہ مین ہین اور آپ مدائن مین اسقدر فاصلہ ہی یہ امر کیونکر ظہور مین آئیگا حضرت
سلمانؓ نے فرمایا جب روح میری مفارقت کرنے لگے اُسوقت تم مجھے رو بقبلہ کرتے ہوگے
اور چادر مجھپر اُڑھاتے ہوگے کہ اسی اثنا مین وہ جناب تشریف فرما ہونگے پس اُن حضرت کو
سلام کرنا اور جو کچھ فرمائین اُسپر عمل کرنا پس جب سلمان فارسیؓ ملحق برحمت الٰہی ہوے تو مین نے
اُنپر چادر اُڑھائی ناگاہ دیکھا مین نے کہ مظہر العجائب مُظہِر الغرائب مطلوب کل طالب حضرت
علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے مین نے سلام کیا بعد اسکے مین نے دیکھا
اُن حضرت نے گوشۂ چادر کو سلمانؓ کے منھ سے اُلٹا اُسوقت سلمانؓ متبسم ہوے حضرت نے
فرمایا مرحبا اے ابو عبد اللہ اذا لقیت رسول اللہ فقل ما رأیت من اصحابہ جب تم خدمت مین

---

۱۵ زیادہ ۱۲ ن ۱۲ ن ۱۲ ن

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے رواۃ تاری آہ ایک لعین نے انگشت اطہر مع انگشتری کے جدا کی اور جمال ملعون نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے افسوس اعدا نے بکمال عداوت بعد شہادت کے لاش اقدس سے بے ادبی کی اور بیکفین ودفن چھوڑ کر چلے گئے اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے بھی نہ ہوا اور سر انور نیزہ پر رکھ کر بازار کوفہ وشام مین پھرایا اور ہوا سے ریش انور کو داہنے بائین حرکت ہوتی تھی آخر سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا اور وہ اشقیا دیکھ کر مسرور ہوکر لب، ودندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

اَیْنَ الرَّسُوْلُ وَثَغْرُکَ کَانَ یَرْتَشِفُہٗ	یَدُقُّہٗ بِقَضِیْبٍ کُنْتَ تَحْمُوْرُ

کہان ہین جناب رسول خدا تاکہ دیکھین اُن لب ودندان انور کو جنکو چومتے تھے افسوس آپکے ایک ظالم شرابخوار چھڑی لگاتا تھا آہ اس مصیبت کو معصوم بھی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَفْرُوْحِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی

لَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس چہلم ۴۱ جو بیچہ قتل کردن مؤمنی او عذاب آن وقتل شدن قنبر وبنجات یافتن سعید عوی از قتل شدن وذکر شہادت امام حسین ع

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اور جو شخص کہ قتل کرے کسی مومن کو عمدا تو سزا اُسکی جہنم ہی اور وہ قاتل ہمیشہ دوزخ مین رہنے والا ہی اور خدا کا اُس پر غضب ہوا اور اُسکو خدا نے نفرین کی اور اُسکے لیے عذاب عظیم کو مہیا کیا ہی وَاقعی کسی مومن کا بیجرم وخطا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہی جسکا وعید عذاب خداوند عالم نے فرمائی ہی پس جو شخص کسی مومن کو عمدا ناحق قتل کرے تو قاتل اُسکا ابدالآباد دوزخ مین ساکن رہیگا اور روحی قدیم مین آیا ہی کہ جو شخص کسی کو دنیا مین ناحق قتل کرے تو وہ مقتول اپنے

قاتل کو بروز قیامت لاکھ مرتبہ قتل کریگا مانند اُسکے جس طرح کہ وہ دنیا مین قتل کیا گیا ہی اب تصور کیجیے کیا حال ہوگا اُن اشقیا کا جو سادات ومومنین کو ناحق قتل کرتے تھے اور غضب خالق کو خوشنودی مخلوق کے لیے مول لیتے تھے مقام غور ہی کہ کیسی عداوت تھی اشقیائے امت کو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ انکی اولاد اور محب اور متعلقون کا خون اُنا ثواب جانتے تھے چنانچہ شیخ مفید علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن حجاج بن یوسف نے کہا اگر ابو تراب کے اصحاب سے کسی کو پاؤن تو اُسکے خون سے تقرب بخدا حاصل کرونگا پس اُس شقی کے ملازمون نے کہا قنبرؓ سے زیادہ تو کوئی مقرب اُنکا نہین ہی یہ سن کر فورًا اُس شقی نے قنبرؓ کو طلب کیا اور کہنے لگا تم بندۂ علی ہو قنبرؓ نے کہا مین بندۂ خدا ہون اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے آقا ولی نعمت تھے حجاج نے کہا اُنکے دین سے بیزاری کر قنبرؓ نے کہا اُنکے دین سے بہتر دین کا مجھ کو پتا دے تو مین ایسا کرونگا یہ سن کر حجاج برہم ہوا اور کہا مین تجھے ضرور قتل کرونگا جس طرح اپنا قتل ہونا تجھے پسند ہو بیان کر قنبرؓ نے کہا مین نے اسلام مین تجھے اختیار دیا حجاج نے کہا مجھے کیون اختیار دیتے ہو قنبرؓ نے جواب دیا جس طرح تو مجھے قتل کریگا اُسی طرح تو بھی بروز قیامت قتل کیا جائیگا پس جس طرح تجھے اپنا قتل ہونا پسند ہو ویسا کر ای حجاج مجھے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے خبر دی ہی کہ سر میرا مثل گوسفند کے جدا کیا جائیگا اور ہرگز خلاف اسکے نہوگا پس حجاج لعین نے اُس مومن دیندار کو اسی طرح قتل کیا اور سر اُنکا تنور سے جدا کیا اور وہ ملحق برحمت الٰہی ہوے اور لاش اُنکی پڑی رہی اور چند مومنین نے شب کو غسل وکفن دیا اور نماز جنازہ پڑھکے بیرون بغداد دفن کیا وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ دَعَانِی الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ لَاَضْحًی فَقَالَ اَیُّھَا الْفَقِیْہُ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا یَوْمُ الْاَضْحٰی منتخب اور مطالب السئول وغیرہ مین عامر بن شراحیل شعبیؒ سے روایت کی ہی وہ کہتا ہی کہ

لہ نام قبیلہ است لاحق

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

http://fb.com/ranajabirabbas

ایک مرتبہ مجھے حجاج بن یوسف ثقفی نے بروز عید قربان اپنے پاس طلب کیا پس مجھ سے
پوچھا ای شیخ آج کون سا دن ہو مین نے کہا آج عید قربان ہو قال فیما یتقرب الناس فیہ
و فی مثلہ فقلت بالاضحیۃ والصدقۃ وافعال الخیر والتقوی یہ سن کر کہا کس چیز سے لوگ
آج کے دن اور مثل اس دن کے تقرب بخدا چاہتے ہین مین نے کہا آج کے دن قربانی کرنا
اور مساکین کو بطور صدقہ کے دینا بہتر ہو اور افعال خیر اور تقوی کو بجالانا چاہیے فقال لی
اعلما انی قد عزمت ان اضحی الیوم برجل حسینی اُسنے مجھ سے کہا آگاہ ہو میرا ارادہ
ہو کہ آج ایک سید حسینی کو قربانی کردن تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو قال فبینما ھو یخاطبنی
اذ سمعت من خلفی صوت سلسلۃ وحدید فخشیت ان التفت فیستخفنی واذا
قد مثل بین یدیہ رجل علوی وفی عنقہ سلسلۃ وفی رجلیہ قیدٌ من حدید
راوی کہتا ہو کہ وہ لعین مجھ سے یہ کلام کر رہا تھا ناگاہ میرے پس پشت سے آواز زنجیرون
کی آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص طوق وزنجیرون مین جکڑا ہوا آتا ہو اُس وقت مین بسبب اُسکے
خوف کے اُس اسیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکا کیونکہ اگر مین دیکھتا تو وہ مجھے ذلیل کرتا اور اذیت
پہونچاتا یکایک ایک سید علوی کو سامنے اُس شقی کے کھڑا کیا اس طرح سے کہ گلے مین
زنجیر آہنی بندھی تھی اور دونون پاؤن مین بیڑی تھی اور نہایت ناتوان تھا اور چہرہ اُسکا
زرد تھا آہ اس مقام پر یاد آگیا حال بیمار کربلا اسیر رنج وبلا امام زین العابدین علیہ السلام کا کہ
بعد شہادت اُنکے پدر مظلوم کے کوفیون نے اسیر ومقید کرکے طوق وزنجیرون مین جکڑا اور کوفہ
کی طرف لیگئے اور اسی طرح دربار ابن زیاد لعین مین لائے اور سامنے اُسکے ٹھہرایا اور اُس
شقی نے کلمات طعن کے کہے جب اُن حضرت نے جواب دیا تو اُسنے حکم قتل کا دیا مگر حافظ
حقیقی نے اُس جناب کو اُسکے شر سے محفوظ رکھا تاکہ نسل آل رسول سے زمانہ خالی نہ ہو لیکن
فرق یہان پر یہ ہو کہ اُس سید علوی کے ناموس سے کوئی ہمراہ نہ تھا بلکہ تنہا تھا جو مصیبت گذری
اپنے نفس پر گذری مگر افسوس ہو حال پر امام زین العابدین کے کہ ساتھ اُن حضرت کے عورات

ستم رسیدہ اسیر ومقید تھین اور مجمع عام مین موجود تھین فقال لہ الحجاج انت فلان بن
فلان قال نعم انا ذلک الرجل فقال لہ انت القائل ان الحسن والحسین من ذریۃ
رسول اللہ قال ما قلت ولا اقول الغرض حجاج نے اُس سید علوی سے کہا کیا تو فلان سید
فلان سید کا بیٹا نہین ہو اُسنے کہا مین وہی سید ہون حجاج نے کہا تو ہی قائل ہو کہ حسنین
رسول خدا کی ذریت مین سے ہین اُس سید علوی نے کہا مین نے یہ نہ کہا اور نہ کہونگا ولکنی
اقول ان الحسن والحسین علیہما السلام ولدا رسول اللہ لا فی ظھرہ وخرجا
من صلبہ علی رغم انفک یا حجاج لیکن مین یہ کہتا ہون کہ حسنین علیہما السلام دونون
فرزندین جناب رسول خدا کے داخل ہوے یہ دونون پشت نبی مین اور پیدا ہوے یہ دونون
صلب نبی سے اے حجاج اس امر کو مین تیرے ذلیل کرنے کے لیے بدلائل ثابت کرونگا فکان
الحجاج متکیا فاستوی جالسا وقد اشتد غضبہ واحتقن اوداجہ حتی تقطعت
ازرارہ وبرودہ فدعا بردۃ غیرھا فلبسہا اُس وقت حجاج تکیہ لگائے ہوے بیٹھا تھا
یہ سُن کر بیتاب ہوا اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور ایسا غضبناک ہوا کہ اُسکی گردن کی رگین پھول گئین
اور جو جامہ قیمتی پہنے تھا اُسکے ٹکمے ٹوٹ گئے پس دوسرا جامہ منگا کر پہنا ثم قال للترجمان یا
فلان ان لم تاتنی بدلیل من القرآن یدل علی ان الحسن والحسین ولدا رسول اللہ
دخلا فی ظھرہ وخرجا من صلبہ لاقتلنک اشر قتلۃ وان اتیتنی بدلیل یدل علی
ذلک اعطیتک ھذہ البردۃ وخلیت سبیلک بعد اسکے حجاج لعین نے اُس سید علوی
سے کہا اگر تو دلیل قرآن سے نہ لایا کہ حسنین فرزندان رسول خدا ہین اور پشت مین نبی کی داخل
ہوے اور صلب سے اُسکے پیدا ہوے تو ضرور بری طرح سے تجھے قتل کرونگا اور اگر تو دلیل
لایا اور اس دعوے کو قرآن سے ثابت کر دیا تو مین تجھے یہ جامہ قیمتی خلعت دونگا اور رہا کرونگا
قال وکنت حافظا لکتاب اللہ کلہ فلم یخطر ببالی آیۃ تدل علی ذلک فحزنت وقلت
فی نفسی یعز واللہ علی ذھاب ھذا الرجل العلوی راوی کہتا ہو کہ مین حافظ قرآن تھا مگر مین نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

جو غور کیا تو کوئی آیہ میرے خیال مین نہ آیا جو اس دعوے پر دلیل ہو پس مین نہایت رنجیدہ ہوا
اور اپنے دل مین کہا قسم بخدا بہت دشوار ہی مجھپر قتل ہونا اس سید علوی کا فَابْتَدَأَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ
الْآيَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَطَعَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ قِرَاءَتَهُ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيْدُ تَحْتَجُّ
عَلَيَّ بِآيَةِ الْمُبَاهَلَةِ پس اس سید علوی نے بسم اللہ پڑھا اور چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے ناگاہ
حجاج نے اُسکا کلام قطع کرکے کہا شاید تو چاہتا ہی کہ مجھ پر آیۂ مباہلہ کو دلیل لاوے فَقُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ خداوند
عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی کہدو اہل نجران سے کہ ہم اپنی اولاد کو بلائین اور تم اپنی اولاد کو
بلاؤ اور ہم اپنی نسوان کو بلائین اور تم اپنی نسوان کو بلاؤ اور ہم اپنے نفسون کو بلائین اور تم
اپنے نفسون کو بلاؤ بعد اسکے مباہلہ کرین فَقَالَ الْعَلَوِيُّ هِيَ وَاللّٰهِ حُجَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ مُعْتَمَدَةٌ وَّ
لٰكِنِّي اَبْنِيْكَ دِيْبَاجَهَا پس سید علوی نے کہا قسم بخدا یہ آیۂ مباہلہ دلیل محکم و مضبوط میرے دعوے
پر ہی کیونکہ خدا نے حسنین علیہما السلام کو ابناء رسول قرار دیا اور خود رسول خدا انکو بجاے
فرزندون کے میدان مین واسطے مباہلہ کے لائے لیکن مین بغیر آیۂ مباہلہ کے تیرے سامنے
دلیل لاتا ہون ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَسَكَتَ بعد اسکے بسم اللہ کہکے پڑھنا شروع کیا
جسکا حاصل یہ ہی کہ نوح کی ذریت مین ہین داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ
اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ پس اس مقام پر وہ سید علوی ساکت ہوا فَقَالَ الْحَجَّاجُ فَلِمَ
لَا قُلْتَ وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اَنِسْيْتَ وَعِيْسٰى فَقَالَ نَعَمْ صَدَقْتَ يَا حَجَّاجُ
فَيَا تُرٰى كَيْفَ دَخَلَ عِيْسٰى فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَلَيْسَ لَهٗ اَبٌ پس حجاج نے کہا اے علوی تو چپ
کیون رہا اور وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ نہ کہا کیا وَعِيْسٰى سے آخر آیہ تک بھول گیا

اُس وقت اُس سید علوی نے کہا ہان تو سچ کہتا ہی مگر اے حجاج عیسیٰ روح اللہ تو بے باپ کے
پیدا ہوے تھے یہ کس وجہ سے صلب نوح مین داخل ہوے فَقَالَ الْحَجَّاجُ اَنَّهٗ دَخَلَ فِيْ
صُلْبِ نُوْحٍ مِّنْ حَيْثُ اُمِّهٖ فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَكَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِيْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
بِاُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ یہ سن کر حجاج نے کہا کہ عیسیٰ صلب نوح مین مان کی طرف سے
داخل ہوے کیونکہ مریم بنت عمران نسل سے نوح کی تھین پس سید علوی نے کہا اسی طرح حسنین
علیہما السلام بھی بوجہ اپنی والدۂ ماجدہ فاطمۂ زہرا کے داخل صلب رسول خدا ہوے
فَبُهِتَ الْحَجَّاجُ كَاَنَّهٗ اُلْقِمَ حَجَرًا فَقَالَ الْحَجَّاجُ مَا الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِمَامَانِ
پس کر حجاج ایسا ساکت و شرمندہ ہوا کہ گویا پتھر اُسکے منھ مین دیدیا گیا تھا پس اُس سید حیا نے
سید علوی سے پوچھا کہ حسنین کی امامت پر کیا دلیل ہی فَقَالَ الْعَلَوِيُّ لَقَدْ ثَبَتَ لَهُمَا الْاِمَامَةُ
بِشَهَادَةِ النَّبِيِّ فِيْ حَقِّهِمَا وَلِدَاعِيْ هٰذَانِ اِمَامَانِ فَاضِلَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا فَهُمَا اَمِيْرَانِ
عَلَيْهِمُ الْاَعْدَآءُ فَيَكْفِلُوْنَ دَمَهُمَا وَيَشْبُوْنَ حَرِيْمَهُمَا پس اُس سید علوی نے کہا کہ حسنین
علیہما السلام کی امامت گواہی اور ارشاد جناب رسول خدا سے ثابت ہی کہ فرمایا اُن حضرت
نے اُن دونون کے بارہ مین کہ یہ دونون فرزند میرے حسنین دونون امام اور پیشوا فاضل
ہین خواہ کھڑے ہون خواہ بیٹھے ہون یعنی اپنی حکومت کے طالب ہون یا خانہ نشین ہون
بہرحال یہ امام و پیشوا ہین اعداے دین اُنپر ظلم و ستم کرینگے اور اُن کا خون بہائینگے اور اُنکے
اہل بیت کو اسیر و مقید کرینگے وَقَالَ اَيْضًا اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ اِمَامٌ اِبْنُ الْاِمَامِ اَخُو
الْاِمَامِ اَبُو الْاَئِمَّةِ التِّسْعَةِ اور اسی طرح فرمایا جناب رسول خدا نے یہ فرزند میرا یعنی حسنین
خود امام ہی اور فرزند ہی امام کا اور برادر امام ہی اور باپ ہی نو امامون کا کہ سب اُنکی نسل سے
ہونگے فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا عَلَوِيُّ وَكَمْ عُمْرُ الْحُسَيْنِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا قَالَ سِتًّا وَخَمْسِيْنَ
سَنَةً فَقَالَ لَهٗ وَفِيْ اَيِّ يَوْمٍ قُتِلَ قَالَ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فَقَالَ لَهٗ وَمَنْ قَتَلَهٗ حسن حجاج نے کہا اے علوی حسین بن علیؑ کی عمر دنیا مین کتنی ہوئی تھی

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کہا چھین برس کا سن شریف تھا پھر اُس لعین نے پوچھا کہ حسینؑ کس دن قتل کیے گئے جواب دیا
دسوین محرم کو وہ مظلوم شدت تشنگی مین کنارۂ نہر فرات پر درمیان نماز ظہر و عصر کے ذبح کیے گئے
حجاج نے کہا کس نے قتل کیا یہ سُن کر وہ سید علوی رونے لگا فَقَالَ لَهٗ يَا حَجَّاجُ لَقَدْ جَنَّدَ
عَلَيْهِ الْجُنُوْدَ ابْنُ هٖ يَا دِ بِاَمْرِ يَزِيْدَ فَلَمَّا اصْطَفَّتِ الْعَسَاكِرُ لِقِتَالِهٖ قَتَلُوْا حُمَاتَهٗ وَاَنْصَارَهٗ
وَاَطْفَالَهٗ وَبَقِيَ فَرِيْدًا وَحِيْدًا مَعَ نِسَائِهٖ وَعِيَالِهٖ پس سید علوی نے کہا اے حجاج ابن زیاد نے
بحکم یزید کربلا مین لشکر پر لشکر بھیجے آہ جب وہ سب لشکر کوفہ صف آرا ہوا تو حضرت کے لشکر
مین چند اصحاب و انصار تھے اور کچھ عزیز و اقربا اور اطفال تھے کہ لڑائی شروع ہوئی
یہانتک کہ وہ سب کے سب بھوکے پیاسے شہید ہوے اور وہ جناب مع اہل و عیال کے
باقی رہے يَسْتَغِيْثُ فَلَا يُغَاثُ وَيَسْتَجِيْرُ فَلَا يُجَارُ وَيَطْلُبُ جُرْعَةً مِنَ الْمَآءِ لِيُطْفِئَ بِهَا حَرَّ
الظَّمَآءِ اور اُس حالت تنہائی اور تشنہ لبی مین وہ مظلوم استغاثہ کرتے تھے اور کوئی فریاد رسی
نہ کرتا تھا اور بنا بر اتمام حجت کے پناہ مانگتے تھے کوئی پناہ نہ دیتا تھا اور ایک جرعہ پانی کا
طلب کرتے تھے تاکہ حرارت تشنگی کو بجھائین مگر کوئی پانی نہ دیتا تھا فَبَيْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ يَسْتَغِيْثُ
وَالْعَبَرَاتُ جَارِيَةٌ اِذْ حَمَلَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ فَطَعَنَهٗ بِسِنَانِهٖ آہ اسی اثنا مین کہ وہ جناب کھڑے تھے
اور درگاہ خدا مین مناجات کرتے تھے ناگاہ سنان بن انس لعین نے قریب آکر ایک نیزہ
سینۂ اقدس پر مارا وَسَمَّاهُ خَوْلِيُّ اللَّعِيْنُ بِسَهْمٍ مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِيْ لَبَّتِهٖ وَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ جَوَادِهٖ
اِلَى الْاَرْضِ يَخُوْضُ بِدَمِهٖ اور خولی ملعون نے ایک تیر زہر آلودہ مارا ہاے افسوس وہ تیر ستم گلوے
مبارک پر لگا اور خون جاری ہوا اور اُسی حالت مین گھوڑے سے مُنھ کے بھل زمین گرم پر
تشریف لائے اور اپنے خون مین لوٹتے تھے فَجَآءَ الشِّمْرُ اللَّعِيْنُ فَاجْتَزَّ رَاْسَهُ الشَّرِيْفَ
بِحُسَامِهٖ وَرَفَعَهٗ فَوْقَ قَنَاتِهٖ پس شمر لعین آپہونچا افسوس اُس بیرحم نے سر اقدس کو اپنی تلوار
آبدار سے جدا کیا اور نیزہ پر بلند کیا ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰى سَلْبِهٖ فَاَخَذَ قَمِيْصَهٗ اِسْحَاقُ الْحَضْرَمِيُّ وَ
اَهْدَاهُ اِلَيْهِ اَبْجَرُ بْنُ كَعْبٍ التَّمِيْمِيُّ وَاَخَذَ عِمَامَتَهٗ اَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ وَاَخَذَ دِرْعَهٗ

مَالِكُ بْنُ نُسَيْرٍ الْكِنْدِيُّ وَاَخَذَ نَعْلَيْهِ اَسْوَدُ بْنُ حَنْظَلٍ بعد اسکے وہ اشقیا طرف لوٹنے
پوشاک کے متوجہ ہوے پس کرتہ اسحاق حضرمی نے اُتار لیا اور زیر جامہ ابجر بن کعب تمیمی نے
لیلیا اور عمامہ اخنس بن مرثد نے لیا اور زرہ مالک بن نُسیر کندی نے اُتار لی اور نعلین اسود
بن خالد نے لیلین وَاَخَذَ قَطِيْفَتَهُ الْخَزِّيَّةَ قَيْسُ بْنُ اَشْعَثٍ وَاَخَذَ خَاتَمَهٗ بَجْدَلُ بْنُ
سُلَيْمٍ الْكَلْبِيُّ فَقَطَعَ اللَّعِيْنُ اِصْبَعَهٗ مَعَ الْخَاتَمِ اور ردا جو خز کی تھی قیس بن اشعث لیگیا
اور انگشتری بجدل بن سلیم کلبی نے مع انگشت اطہر کے کاٹ کر اُتار لی وَاَحَاطَ الْقَوْمُ بِخِيَامِهٖ
وَسَبَوْا حَرِيْمَهٗ وَنِسَآئَهٗ اور اُن اشقیانے مظلوم کربلا کے خیمون کو گھیر لیا اور اسباب لوٹ لیا
اور خیمون مین آگ لگائی اور اہل حرم اور مخدرات عالی مرتبت کو اسیر و مقید کیا فَقَالَ الْحَجَّاجُ
هٰكَذَا جَرٰى عَلَيْكَ يَا عَلَوِيُّ قَالَ نَعَمْ یہ سن کر حجاج نے کہا اے علوی اسی طرح سے ظلم ہوا ہے اُنپر
اُسنے جواب دیا کہ ہان فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا تَاْتِيْنِيْ بِهٰذَا بِالدَّلِيْلِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَبِصِحَّةِ مَا مَنَحَكَ مَا
اَخَذْتُ الَّذِيْ بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَلَقَدْ نَجَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَا عَزَمْتَ عَلَيْهِ مِنْ قَتْلِكَ پس
حجاج نے کہا قسم بخدا اگر تو حسینؑ کی امامت اور فرزند رسول ہونے کی دلیل قرآن سے
ثابت نہ کرتا تو مین تیری آنکھین نکال لیتا اور تحقیق کہ تجھے خدا نے نجات دی اُس چیز سے
جسکا مین نے ارادہ کیا تھا تیرے قتل کرنے سے وَلٰكِنْ خُذْ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ لَا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ
فِيْهَا فَاَخَذَهَا الْعَلَوِيُّ وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَطَآءِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ لَا مِنْ عَطَآئِكَ يَا حَجَّاجُ
فَتَبَكّٰى وَجَعَلَ يَقُوْلُ لیکن اب مین نے رہا کیا اے اس جامہ کو جسکا مین نے وعدہ کیا تھا خدا
تجھے یہ لباس مبارک نہ کرے پس اُس سید علوی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جامہ لیلیا اور کہا یہ خدا
نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا اے حجاج یہ تیری عطا سے نہین ہے پس وہ سید علوی روتا تھا

اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا ؎

صَلَّى الْاِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهٖ	وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ النَّاصِحِ

خدا اور حاملان عرش الٰہی اور ارواح مقدسۂ انبیا و اوصیا و صلوات بھیجتے ہین رسول خدا ہادی خلق پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

وَعَلٰی قَرَابَتِہِ الَّذِیْنَ تَھَمَّضُوْا	بِالنَّائِبَاتِ وَکُلِّ خَطْبٍ فَادِحٍ

اور سلام بھیجتے ہین اُس جناب کی آل پر کہ جن بزرگوارون نے دنیا کے مصائب کو گوارا کیا اور ہمیشہ مبتلا بہ بلا رہے اور صبر کیا اور راضی بہ رضا رہے سے

طَلَبُوْا الْحُقُوْقَ فَاُبْعِدُوْا عَنْ دَارِھِمْ	وَعُدِیَ عَلَیْھِمْ کُلَّ کَلْبٍ نَابِحٍ

آہ جب اُن بزرگوارون نے حق اپنا طلب کیا تو اپنے وطن اور گھر سے بظلم وستم نکالے گئے اور عالم غربت مین اُنکو دیکھ کر اعدا مثل کلاب کے اُنپر حملہ کرتے تھے اور اذیت وتکلیف پہونچاتے تھے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین وطالب العلم وشہادت شاہزادہ علی اکبر وسائر مصائب آل رسول وسید سرانوام حسین بدست یزید

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَۃً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلَّا نَادَاہُ رَبُّہٗ جَلَسْتَ عِنْدَ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الْجَنَّۃَ مَعَہٗ وَلَا اُبَالِیْ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن ایک ساعت عالم کے پاس بیٹھے تو جانب پروردگار سے ندا آتی ہی کہ تو ہمارے حبیب کے پاس بیٹھا قسم ہی مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ تجھ کو ساکن جنت کرونگا ساتھ اُسکے اور کچھ پروا نہ کرونگا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ یَسْمَعُ وَیَکْتُبُ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ اور ابوذر غفاری سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم بعوض ہر قدم کے لکھیگا ثواب ایک نبی کا انبیاء سے اور اُسکو بعوض ہر حرف کے جو سنے یا لکھے ایک شہر جنت مین عطا فرمائیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک مسئلہ دریافت کرنا عالم سے واسطے عمل کے افضل وبہتر ہی بارہ ہزار ختم قرآن سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ

اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَاَحَبَّہُ الْمَلَائِکَۃُ وَاَحَبَّہُ النَّبِیُّوْنَ وَلَا یُحِبُّ الْعِلْمَ اِلَّا السَّعِیْدُ فَطُوْبٰی لِطَالِبِ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم اور ملائکہ اور انبیا اُسکو دوست رکھتے ہین اور علم دین کو دوست نہین رکھتا ہی مگر سعادتمند پس خوشا بحال طالب العلم کا بروز قیامت وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَاءِ بَدْرٍ اور جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم لکھیگا واسطے اُسکے بعوض ہر قدم کے ثواب ایک شہید کا شہدائے جنگ بدر سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَیُصْبِحُ وَیُمْسِیْ فِیْ رِضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور طالب علم دوست خدا ہی اور جو مومن دوست رکھے علم دین کو تو واجب ہی اُسپر جنت یعنی وہ ضرور داخل جنت ہوگا اور طالب العلم صبح وشام بوجہ حاصل کرنے علم دین کے رضاے الٰہی مین بسر کرتا ہی وَلَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَشْرَبَ مِنَ الْکَوْثَرِ وَیَاْکُلَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَیَکُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقَ خِضْرٍ اور طالب علم دنیا سے نہ جائیگا جب تک کہ آب کوثر نہ پیے اور میوہ جنت نہ کھائے اور وہ بہشت مین رفیق حضرت خضر کا ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ جو مومن عالم دین حاصل کرنے جاتا ہی تو اُسکے پانون کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہین پس خوشا بحال اُن نورون کے جو طلب علم کے لیے راہ ہاے دور ودراز قطع کرتے ہین اور خوشا بحال اُن لوگونکے جنکی موت حالت طلب علم مین واقع ہوتی ہی کیونکہ جب مومن عالم مسافرت مین انتقال کرتا ہی تو ملائکہ اُسکی غربت وبیکسی پر روتے ہین حالانکہ مومنین اُسکی جانکنی کے وقت اُسکے رو بقبلہ کرتے ہین اور حلق مین پانی یا شربت ٹپکاتے ہین تاکہ دنیا سے پیاسا نہ جائے اور بعد رحلت کے غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین باوجود اسکے مسافرت وبیکسی کی وجہ سے فرشتے اُسپر روتے ہین یا اُسکی جوانی پر ترحم کرکے محزون ومغموم ہوتے ہین آب کیا حاجت بیان ہی تصور کیجیے کیا حال ہوا ہوگا ملائکہ کا جب صحراے کربلا عالم مسافرت وتشنہ لبی مین

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas

اشقیاے امت نے شبیہ پیغمبر شاہزادہ علی اکبرؑ کو تیر و نیزون سے زخمی کیا اور ایک شقی نے ضربت شمشیر سر اطہر پر ماری جسکے صدمہ سے جھک گئے اور گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے اور گھوڑا اُس شبیہ پیغمبر کو طرف لشکر اعدا کے لیجایا فَقَطَعُوْهُ بِسُيُوْفِهِمْ اِرْبًا اِرْبًا پس اُن اشقیا نے اپنی تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گھوڑے سے طرف زمین کے جھکے اسی اثنا مین پکارے یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِيْ اے بابا میری خبر لیجیے یہ سن کر امام حسینؑ بیتاب ہوکر طرف اپنے پارۂ جگر کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ نور نظر خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑا ہی پس دل پُر درد سے صیحہ کیا اور فرمایا عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا اے فرزند اب بعد تیرے خاک ہی اس دنیا پر آہ اسوقت مظلوم کربلا کے پاس پانی کہان تھا جو وقت آخر اپنے فرزند نوجوان کے حلق خشک مین ٹپکاتے پس منھ پر منھ رکھکے بوسے لینے لگے اور چہرۂ انور سے خاک و خون صاف کیا اور بہ شدت روئے ؎

فریاد از غریبی و بے یاری حسینؑ	وز تا لہاے دمبدم و زاری حسینؑ

الغرض سنا آپ نے مرتبہ طالب العلم کا اب تتمہ فضائل و مراتب باب مدینۂ علم کا سنیے جنکی بدولت صاحبان علم اور طالبان علم کو یہ مرتبہ حاصل ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَفُتِحَ لِيْ مِنْ كُلِّ بَابٍ اَلْفُ بَابٍ چنانچہ کتاب روضہ مین ابن عباس سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھے ہزار باب علم سے ایسے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب علم کے میرے لیے مفتوح اور کشادہ ہوے وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفَ كَلِمَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ مِنْ كُلِّ كَلِمَةٍ اَلْفُ كَلِمَةٍ اور زین الفتی وغیرہ مین یون منقول ہی کہ جناب رسول خدا نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائے ہزار کلمے کہ ہر کلمے سے اُنکے لیے ہزار کلمے اور مفتوح ہوے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ

وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالبؑ دروازہ اُسکے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ مِنْ بَابِهٖ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالبؑ دروازہ اُسکے ہین پس جس کسی کو علم چاہیے تو وہ دروازہ سے آئے مومنین ان احادیث مسلّمۂ فریقین سے ثابت ہی کہ واسطے دریافت کرنے علم دین کے حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی طرف رجوع لازم ہی اس لیے کہ وہ جناب اعلم و افضل ہین بعد جناب رسولؐ خدا کے اور احق ہین تمامی امت سے اور عمدۂ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہی پس سوا اُن حضرت کے اور کسی کو امام اور مرجع علم دین کا قرار دینا کوئی دانا پسند نہ کریگا جیسا کہ اشقیاے امت نے بعد جناب رسولؐ خدا کے کیا کہ عوض طلب علم اور ہدایت کے اُس باب مدینۂ علم اور ہادی خلق پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور جہلا کی طرف رجوع کرکے اُنکی ترغیب سے در پی اذیت و آزار ہوے یہان تک کہ دروازہ اُنکا جلا کرنا محرم داخل حرم سرا ہوے اور یسمان ستم گلوے انوین ڈال کر باہر لائے اور مدت سلطنت ثلاثہ مین طرح طرح کے مصائب مین مبتلا رہے بلکہ ہر لحظہ مصیبت تازہ درپیش ہوتی تھی یہان تک کہ بعہد خلافت ظاہری طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور خلافت ظاہری پانچ برس مین بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آہ آخر ابن ملجم لعین نے مسجد کوفہ مین بحالت روزہ و نماز ضربت شمشیر زہرآلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور بعد شہادت کے روح اقدس کو اُن حضرت کے غم مین اُنکے فرزندون کے اعدا نے بیچین کردیا افسوس امام حسنؑ کو زہر دغا سے شہید کیا اور جنازہ پر تیر ہا ران کیے اور روضۂ رسولؐ خدا مین دفن ہونے دیا اور امام حسینؑ کو کوفیون نے مہمان بلا کر صحراے کربلا مین مع اصحاب و اقربا اور اولاد اور بچۂ شیر خوار کے بحکم ابن زیاد و یزید لعین بیاسا بکرد و غا شہید کیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی آہ جناب حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو مع سر ہاے شہدا کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

شہر بشہر پھرایا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین یُسَاقُوْنَ کَالْاِمَاءِ الْمَسْبِیَّاتِ فِی الْبَرَارِیِّ وَالْفَلَوَاتِ افسوس اُن ستم رسیدون کو مثل کنیزون کے اسیر و مقید کرکے اعدا جنگلون اور صحراؤن مین لیے پھرے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ آہ اُنکے منھ دوپہر کی دھوپ تیزی سے جلتے تھے اَیْدِیْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ ہاتھ اُن کے گردنون سے باندھے تھے یُطَافُ بِهِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسی طرح بازارون مین پھراتے تھے آہ آخر کار اُن ستم رسیدون کو دربار یزید لعین مین لائے اُسوقت شمر لعین سر اقدس سرور امام حسینؑ کا لیکر سامنے آیا اور بطور ہدیہ پیش کیا اور طالب انعام ہوا اور یہ فخر کرنے لگا ؎

اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّةً وَّذَهَبًا	اِنِّیْ قَتَلْتُ مَلِکَ الْمُحَجَّبًا
تَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَّاَبًا	وَاَکْرَمَ الْخَلْقِ جَمِیْعًا نَسَبًا

بھر دے میرے شتران سواری کو نقرہ و طلا سے بتحقیق کہ مین نے قتل کیا ہی بادشاہ عظیم الشان کو اور قتل کیا بہترین خلق کو از روے مان باپ کے اور بزرگترین مخلوقات کو از روے حسب و نسب کے

طَعَنْتُهٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا	ضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبًا

ایسا نیزہ مارا مین نے اُنکو کہ گھوڑے سے اُلٹ دیا اور ایسی تلوار لگائی کہ سب کو تعجب ہوا پس یہ مدح شرافت امام حسینؑ کی سن کر یزید لعین غضبناک ہوا اور کہا اے شمر دور ہو خدا تیری رکاب کو نار جہنم سے بھر دے یعنی اگر تو حسینؑ کو ایسا جانتا تھا تو پھر کیون قتل کیا آہ بعد اسکے یزید لعین نے لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کی جیسا کہ معصوم زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَفْرُوْحِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جنپر چھڑی لگائی گئی لَا اَفْلَتَهُ اللّٰهُ عَلَی الظَّالِمِیْنَ

مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین و فضیلت مؤمن عالم و از رحلت او خرنہ شدن در اسلام و مصائب امام حسینؑ و متفرق دفن شدن آل رسول بعالم غربت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا

فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اور نہین ممکن ہی مومنون کو کہ وہ سب باہر چلے جاوین پس کیون نہین نکلتا ہی اُنکے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فہم حاصل کرین دین مین یعنی علم دین سیکھین اور تاکہ ڈراوین اپنی قوم کو جبکہ تحصیل علم کرکے وہ اُنکی طرف واپس آوین شاید کہ وہ خدا سے ڈرین اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہی کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہی اور اخذ کرنا ہر مسلم و مسلمہ کو مسائل دین کا اُس فقیہ سے اصالتاً یا بواسطہ کسی عادل کے واجب عینی ہی پس جو غفلت کرے وہ عاصی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لازم کرو تم فہم حاصل کرنا دین خدا مین اور نہ ہو جاؤ گے تم اعراب اور بادیہ نشین کیونکہ جو شخص دین خدا مین فہم حاصل نہ کریگا تو خداوند عالم بروز قیامت اُسکی طرف نظر لطف و رحمت نہ فرمائیگا اور اُسکے کسی عمل کو پاک نہ کریگا نہ قبول کریگا اور فرمایا اُن حضرت نے علماے دین امانت دارہین اور ثقلین قلعے ہین اور اوصیاے انبیا سردارہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علم کی زکوۃ یہ ہی کہ علم دین بندگان خدا کو تعلیم کرے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وُزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ بِدِمَآءِ الشُّهَدَآءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ عَلٰی دِمَآءِ الشُّهَدَآءِ چنانچہ بحار الانوار اور کافی مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جب روز قیامت ہوگا تو اُس دن اُس روشنائی کا جس سے علما نے علم دین لکھا ہوگا وزن کیا جائیگا ساتھ خون شہداے راہ خدا کے پس وہ مداد خون شہدا پر راجح ہوگی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علماء میری امت کے مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے ورثہ انبیا ہین اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا جو مومن ہمارے شیعون سے ہو اور ہماری شریعت کا عالم ہو اور ہمارے ضعفاے شیعہ کو تاریکی جہل سے نکال کر

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

نور علم مین لائے جو علم ہم آل رسول سے اُنکو پہونچا ہی تو وہ عالم بروز قیامت اس طرح سے آئیگا کہ ایک تاج نور کا اُسکے سر پر ہوگا اور اہل محشر کو وہ روشنی دیگا اور وہ مؤمن عالم ایسا نورانی حُلّہ پہنے ہوگا کہ اُسکے ایک تار کی قیمت کی برابری دنیا و مافیہا نہین کرسکتی ہی پس جانب خدا سے ایک منادی ندا کریگا کہ اے بندگان خدا یہ مؤمن ایک عالم ہی شاگردون سے کسی بزرگوار کا آل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سے پس جن اشخاص نے دنیا مین اُس عالم سے ہدایت پائی ہوگی اور حیرت جہالت سے باہر لایا ہوگا اُنکو چاہیے کہ اُسکے نور سے متمسک ہوجائین تاکہ وہ عالم اُنکو ظلمت محشر سے نکال کر طرف گلشن جنت کے لیجائے پس جن اشخاص کو اُس عالم نے کوئی امر خیر تعلیم کیا ہو یا اُنکے دل سے جہالت کو دور کیا ہو یا کسی شبہہ کو رفع کیا ہوگا اُن سب کو محشر سے طرف جنت کے ساتھ اپنے لیجائیگا اور وہ سب مراتب و منازل عالیہ پر فائز ہونگے

اور وہ جناب فرماتے ہین

رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا	لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ
لِاَنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيبٍ	وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا يَزَالُ

خداوند عالم نے جو مقدر مقرر فرمایا اُس پر ہم راضی و خوش ہین ہم کو اپنے فضل و کرم سے علم عطا فرمایا اور ہمارے اعدا کو مال دیا اس لیے کہ مال دنیا جلد فنا ہوتا ہی اور علم باقی رہتا ہی اُسکو زوال نہین ہی وہ خزانہ دل مین محفوظ ہی اور علم صرف کرنے سے زائد ہوتا ہی اور عالم کو ہر جگہ نفع بخشتا ہی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے تین مرتبہ بارالٰہا رحم فرما میرے خلفا پر قیل لہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون خلفا آپ کے ہین قَالَ الَّذِيْنَ يَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَيَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ فَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ مِنْ بَعْدِيْ اُولٰئِكَ رُفَقَائِيْ فِي الْجَنَّةِ فرمایا وہ لوگ ہین جو بعد میرے دنیا مین آئینگے اور میرے احادیث و سنت کی روایت کرینگے پس اُن احادیث کو خلق تک پہونچائینگے تو وہ لوگ جنت مین میرے رفیق ہونگے

وَقَالَ لَاَنْ اَكُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَّاَلْفِ غَازٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عالم افضل ہی ہزار عابد اور ہزار غازی سے وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَعَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهٖ خَيْرٌ وَّاَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ اَلْفِ عَابِدٍ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ہر آئینہ وہ عالم جسکے علم دین سے بندگان خدا فائدہ مند ہون وہ ستر ہزار عابد کی عبادت سے افضل و بہتر ہی وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا عالم و عابد کو محشور کریگا فَاِذَا وُقِفَا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قِيْلَ لِلْعَابِدِ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ وَقِيْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشَفَّعْ لِلنَّاسِ بِحُسْنِ تَاْدِيْبِكَ لَهُمْ جب وہ عالم اور عابد سامنے بارگاہ خدا کے کھڑے کیے جائینگے تو اُسوقت عابد سے کہا جائیگا کہ تو داخل جنت ہو اور عالم سے ارشاد ہوگا کہ تم ٹھہرو تمھاری شفاعت لوگون کے لیے قبول کی جائیگی بوجہ اُس حسن تعلیم کے جو تم نے لوگون کو علم دین مین کی ہی سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی عالم کا پس جب وہ دنیا سے گذرتا ہی تو اسلام مین رخنہ عظیم ہوتا ہی قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْعَالِمُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ چنانچہ فرمایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ مومن عالم کا اجر و ثواب عظیم تر ہی روزہ دار نمازگذار غازی سے جو راہ خدا مین جہاد کرتا ہی وَاِذَا مَاتَ ثُلِمَ فِي الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور جب عالم دنیا سے رحلت کرتا ہی تو اسلام مین ایسا رخنہ ہوتا ہی کہ قیامت تک کسی چیز سے بند نہین ہوتا کیون مومنین یہ حال تو اُس عالم کی رحلت سے ہوتا ہی جو شاگرد ان آل رسول سے ہو جس نے اُس بحر ذخار علم و حکمت ائمہ اطہار سے بمقدار ایک قطرہ کے علم پایا تھا پس تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا اُن عالمان علوم ربانی اور واقفان اسرار یزدانی کی رحلت سے جو بنائے اسلام مستحکم و مضبوط کنندہ اور ناصر و حامی اور رونق دہندہ اسلام کے تھے جن حضرات نے واسطے بقائے دین اسلام کے تکالیف دنیا کو گوارا کیا اور بندگان خدا کو ہدایت فرمائی اور وعظ و نصیحت سے دست بردار نہ ہوے یہان تک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کہ راہ خدا مین جان دی جیسا کہ زیارت اربعین کے ان فقرات سے بھی ظاہر ہی وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ اور جس فرزند رسول نے تیری راہ رضا مین قتل و ذبح ہونا اختیار کیا تاکہ تیرے بندون کو جہالت اور حیرت ضلالت سے بچائین فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ پس جہاد کیا اشقیا سے تیری راہ مین بعد وعظ و نصیحت کے درحالیکہ وہ جناب صابر و شاکر تھے یہان تک کہ خون اُنکا تیری راہ اطاعت مین بہایا گیا اور اہل حرم اُنکے لوٹے گئے افسوس بنی امیہ اور اشقیاے کوفہ نے اسپر اکتفا نہ کی بلکہ اُس جناب کا لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتا لیگیا کسی نے عبا اُتار لی اور لاش بیسر سے بے ادبی کی آہ خیمون مین آگ لگائی اور اُنکے اہل حرم کو اسیر و مقید کیا اور بے مقنع و چادر مجمع عام مین لیگئے چنانچہ معصوم زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام ہو اُن مخدرات عصمت عالی مرتبت پر جو کربلا مین خیمون سے نکالی گئین آہ یہ بھی اعدا کو کافی نہ ہوا اور اُن ستم رسیدون کو شہر بشہر پھرایا یہان تک کہ دربار ابن زیاد اور یزید لعین مین لائے اور وہ اشقیا دیکھ کر خوش و مسرور ہوے آہ کیسی ہتک حرمت کی گئی اہلبیت امام حسینؑ کی کہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام ہو اُس صاحب عزت و غیرت پر جسکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ سلام ہو اُس حجت خدا پر جسکی عہد شکنی کی گئی الغرض جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا اُن حضرت نے عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین ایک جماعت مین قریش و نصاری کے باہم اسلام لانے پر نزاع ہوئی نصاری کہتے تھے کہ اگر نبی تمھارے مثل عیسیٰ کے مُردون کو زندہ کردین تو ہم ایمان لائینگے جب یہ خبر جناب رسول خدا کو پہونچی تو اُن حضرت نے جناب امیر المومنینؑ سے فرمایا اے علیؑ اس قوم کے ساتھ قبرستان پر جاؤ اور جن قبور کے اموات کو یہ کہین زندہ کرو حسب الارشاد وہ جناب تشریف لیگئے اور مُردون کو زندہ کیا اور جو شخص زمین سے باہر

نکلتا تھا وہ شفاعت جناب رسول خدا کی اپنے بارے مین چاہتا تھا اور مدح و ثنا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کرتا تھا اُسوقت نصاری متحیر ہوکر تعجب کرتے تھے اور یہ اعجاز مرتضوی دیکھکر اظہار اسلام کرتے تھے مومنین سنا آپ نے کہ نصاری تو یہ اعجاز باب مدینہ علم کا دیکھکر مسلمان ہون اور بنی امیہ اور بنی عباس نے جو ادعاے اسلام کرتے تھے آل رسول اور ہادیان دین پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور بعض کو قتل کیا بعض کو زہر دیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ بعد شہادت کے ایک مقام پر وہ خاصان خدا دفن بھی نہ ہوے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

وَقُبُورُهُمْ شَتَّى بِكُلِّ مَحَلَّةٍ	وَبُيُوتُهُمْ لِلْبُومِ فِيهَا مَرْقَدُ

اور اُن حضرات کی قبرین متفرق جگہ مین ہین اور ایک دوسرے سے جدا دفن ہوے اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلہ بوم شوم کے تھے

فَبَارِضِ سَامِرَّا وَبَعْلَادِ ثَوَاى	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِي الْغَرِيِّ مُحَمَّدُ

بعضے نجف اشرف مین اور بعضے زمین بغداد مین اور بعضے زمین سامرہ مین دفن ہوے

قَبْرُ بِالطُّوسِ وَالْبَقِيعِ وَطَيْبَةٍ	وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِينَ اسْتُشْهِدُوا

ہاے افسوس کوئی زمین طوس مین کوئی مزار بقیع اور مدینہ طیبہ مین دفن ہوا اور بعضے صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوے اور اُسی زمین مین تیسرے دن دفن ہوے آہ وہ مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہداؑ ہین جنکی لاش طاہر خاک و خون مین آلودہ ہوئی اور سر اقدس نیزہ پر رہا اور بازار کوفہ و شام مین مع اہل حرم کے پھرایا گیا یہان تک کہ سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا گیا مقام تصور ہی کہ جو سر انور آغوش رسول خدا اور بتول خدا مین رہا ہو جسکے گیسوے شکین جناب رسول خدا اور فاطمہ زہرا اور جبرئیل آب سلسبیل سے دھوتے تھے اور گرد و غبار صاف کرتے تھے ہاے افسوس وہ سر انور خاک و خون مین آلودہ تنور خانہ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی شاخ درخت پر لٹکایا گیا کبھی دروازہ

jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranaiabirabbas
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas

قصر پر آویزان کیا گیا کبھی طشت طلا مین رکھکر زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ ملعون خوش و مسرور ہوکر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا چنانچہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی آہ کیسی عداوت تھی بنی امیہ کو آل رسول سے کہ بعد قتل کرنے کے بھی وہ آتش کینہ و حسد فرو نہ ہوئی چنانچہ ہدایۃ السعدا مین لکھا ہی کہ یزید لعین سر انور سے خون سلائی سے لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھون مین لگاتا تھا کہ ٹھنڈھی ہون لا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ہفتم ذکر موت و حال اقربای گذشتہ و آمدن سہ دوست بوقت آخر و سؤال و جواب ایشان و قبض روح سلیمان پیغمبر و متفرق دفن شدن آل رسول و حال سر انور امام حسینؑ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہی و آقعی مرحلہ موت ہر ذی روح کو درپیش ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور حُبّ دنیا راس ہر خطا ہی اور یہ جاننا چاہیے کہ جو خالق حیات ہی وہی خالق ممات ہی جو پیدا کرنیوالا ہی وہی ناپید کرنیوالا ہی جو مرض مین کسی مصلحت سے مبتلا کرنیوالا ہی وہی شفا دینے والا ہی پس ہر حال مین راضی برضا رہنا اور صبر و شکر کرنا بہتر اور ثواب ہی اور ظاہر ہی کہ دو چیزین محل اعتماد نہین ہین ایک صحت و تندرستی دوسرے غنی و تونگری ویسا ایسا ہوتا ہی کہ تندرست بیمار اور زندہ مردہ ہو گیا اور تونگر فقیر ہو گیا اور ہر شی دنیا کی فانی ہی نہ مال و اسباب نہ مکان عالیشان نہ اُنکے باشندے باقی رہینگے جیسا کہ حضرت

امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین ؎

لَا یَا سَاکِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰی	سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِیْبٍ فِی التُّرَابِ
آگاہ ہو اے رہنے والے قصر بلند کے عنقریب تو زمین مین دفن کیا جائیگا	
لَہٗ مَلَکٌ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ	لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اُسکو ایک فرشتہ ہر روز ندا دیتا ہی کہ اے آخر تجھے مرنا ہی اور یہ مکانات خالی اور ویران ہو جائینگے و آقعی بعد ایک مدت کے وہ مکانات رفتہ رفتہ کہنہ اور منہدم ہو جاتے ہین اور ویسا ایسا ہوتا ہی کہ کوئی مرمت بھی نہین کرتا یہی حالت انسان کی ہی کہ طفلی سے جوانی اور جوانی سے پیری ہوتی ہی اور اعضا سست ہاتھ پیرون کی قوت جاتی ہی بینائی و سماعت مین فرق ہوتا ہی کہ ختم ہوتی ہی اور دانت ایک بعد دوسرے کے گرتے ہین اور روٹی کے کھانے سے عاجز ہوتا ہی اور بال سفید ہوتے ہین درد و غم مین مبتلا رہتا ہی اور عزیز و اقربا اور احباب مرتے جاتے ہین یہ سب پے در پے پیام موت کے ہین آخر ملک الموت روح قبض کرتا ہی جو مرحلہ عظیم ہی حق سبحانہ تعالی ببرکت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے کل مؤمنین و مؤمنات پر رحم فرمائے اور کل عقبات دنیا اور برزخ اور آخرت کو سہل و آسان کرے وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً نَادٰی مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ دَنَا الرَّحِیْلُ اور حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ و السلام سے منقول ہی فرمایا اُن حضرت نے کہ جب سن آدمی کا بہم برس کا ہوتا ہی تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہی کہ وقت کوچ کا قریب ہو پس تیار راہ درست کر اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہین فَاٰہٍ مِنْ قِلَّۃِ الزَّادِ وَطُوْلِ الطَّرِیْقِ وَوَحْشَۃِ الْمَضِیْقِ افسوس افسوس کمی زاد راہ کی اور درازی راہ سفر اور اُسکی وحشت سے یہ کلام عبرت اُس بزرگوار کا ہی جنکے بارے مین فرمایا جناب رسول خدا نے ضَرْبَۃُ عَلِیٍّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ حضرت علی بن ابی طالبؑ کی ایک ضرب روز جنگ خندق عبادت سے جن و انس کی افضل ہی روز قیامت تک آپ مقام غور ہی کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

جب ایسا مقبول درگاہ خدا یہ فرمائے جو عین عبدیت اور ہدایت مومنین ہو تو وائے ہو
ہماری غفلت پر ہم نے کونسا زاد راہ مہیا کیا ہو جو یون غافل ہین اَیُّهَا النَّاسُ فَاذْكُرُوا
اَقْرِبَائَكُمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا اِلَيْكُمْ بِاَيْدِيْ عَارِيَةٍ اَيُّهَا النَّاسُ یار کرو اپنے اُن عزیزون کو جو خالی
ہاتھ آگے تمھارے چلے گئے اور زیر زمین پنہان ہو گئے وَكَيْفَ ضَحِكَ التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِهِمْ
وَكَيْفَ اَكَلَ الدُّوْدُ اَلْسِنَتَهُمْ اور کیسی مٹاوین خاک نے نیک صورتین اُنکی اور وہ زبانین
جن سے طرح طرح کے کلام کرتے تھے کیسا اُنکو کیڑون نے کھالیا وَضُيِّعَتْ اَمْوَالُهُمْ وَخَلَتْ
مَسَاكِنُهُمْ فَجَالَسُهُمْ رَحَلُوْا بِدَارٍ لَا تَزَاوَرُ بَيْنَهُمْ وَلَا مُؤْنِسَ بِهِمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ اور
ضائع ہوے اموال اُنکے جو مشقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوے اُن اموال پر
وہ لوگ جنکا تصرف اُنھین ناگوار تھا اور خالی ہو گئے مکان اُنکے اور ایسے مکان مین ساکن
ہوے کہ وہ کسی کو بقاہر دیکھنے آسکتے ہین اور نہ اُنکو کوئی دیکھنے جا سکتا ہو اور اب
کوئی اُنکا مونس و ہمدم نہین ہو سوائے حسرت و ندامت کے پس حضرات یہ دنیا ناپائدار
بے اعتبار ہو جو وقت جسکی اجل آتی ہو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی چنانچہ خداوند عالم
فرماتا ہو لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہر است
کے لیے اجل ہو پس جب اُنکی اجل آگئی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہو اور فرماتا ہو
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سب کے لیے فنا ہو سوائے ذات
اقدس باری تعالی کے پس ملائکہ اور جن و انس و وحش و طیور اور آسمان و زمین اور جو کچھ
کہ درمیان اُنکے ہو سب ایک دن فنا ہونگے اور بقا و دوام ذات باری تعالی کے لیے ہو
اور خاصان خدا موت کو بہت دوست رکھتے تھے اور لقاے رحمت الٰہی کے مشتاق
رہتے تھے اور دنیا سے کارہ تھے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہو فرمایا اُن حضرت نے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ حضرت یحییٰ کی قبر پر تشریف لائے اور درگاہ
خدا مین دعا کی تاکہ اُنکو زندہ کرے پس حضرت یحییٰ زندہ ہوے اور قبر سے باہر تشریف لائے

اور کہا مجھ سے آپ کیا چاہتے ہین فرمایا تم میرے شاگرد دنیا مین رہو جس طرح کہ سابق مین
رہتے تھے حضرت یحییٰ نے کہا اے عیسیٰ ابھی حرارت و شدت مرگ کی مجھ سے برطرف نہین
ہوئی ہو اب آپ چاہتے ہین کہ پھر دنیا مین رہکر دوبارہ شدت موت اور جانکنی کی اُٹھاؤن
یہ سن کر حضرت عیسیٰ اُن سے دست بردار ہوے اور حضرت یحییٰ قبر مین واپس چلے گئے
اللہ اکبر مقام غور ہو جب انبیا کا یہ حال ہو تو ہمارا کیا حال ہوگا وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلٰثَةُ اَخِلَّاءٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ مرد مسلم کے لیے تین دوست ہین کہ وقت موت کے مجسم ہو کر آتے ہین اور وہ شخص
کہتا ہو کہ تم میرے ساتھ آج کیا سلوک کروگے فَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَتّٰى تَمُوْتَ وَهُوَ
مَالُهُ فَاِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَةِ پس ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ساتھ ہون تیری
زندگی تک اور وہ دوست مال ہو سکا ہو جب وہ مریگا تو مال ورثہ باہم تقسیم کرینگے وَخَلِيْلٌ
يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ اِلٰى بَابِ قَبْرِكَ وَهُوَ وُلْدُهُ اور ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ہمراہ
ہون تیری قبر تک وہ دوست اولاد ہو سکی ہو کہ بعد دفن کے اپنی منزل کی طرف واپس
ہوتی ہو وَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَهُوَ عَمَلُهُ اور ایک دوست کہتا ہو کہ
مین تیرے ساتھ ہون تیری زندگی اور موت مین وہ دوست عمل ہو سکا ہو پس ہر شخص کو
فرمانبرداری خدا و رسول و امام حق کی لازم ہو اور کار نیک مین عمر عزیز کو صرف کرنا چاہیے
ورنہ بعد موت کے ندامت ہوگی اور زندگی چند روزہ پر مغرور ہونا اور جاہ و حشم دنیا پر
اعتماد کرنا عبث ہو کیونکہ جب ملک الموت قصد آنیکا کرتا ہو تو کوئی اُسکو روک نہین
سکتا ہو اور جب ارادہ جانے کا کرتا ہو تو کوئی اُسکو ٹھہرا نہین سکتا ہو چنانچہ منقول ہو کہ
ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ملک و سلطنت کی سیر مین مشغول تھے اور فرمایا
مین ایک روز تو اپنا ملک و حشم و خدم دیکھون فَصَعِدَ عَلَى الْقَصْرِ وَقَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا
يَنْظُرُ اِلٰى مُلْكِهٖ پس قصر بلند پر تشریف لے گئے اور عصا پر ٹیکا دیا آج کوئی میرے پاس نہ آوے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com

اور عصا ٹیک کے کھڑے ہوے اور اپنے ملک و بادشاہی کی طرف نظر کرتے تھے باوجود یکہ
خدا نے حضرت سلیمانؑ کو ملک عظیم عطا فرمایا تھا اور تمام جن و انس اور وحش و طیور اور ابر و
ہوا سب تابع اُنکے تھے اور حکم دیا تھا کہ کوئی میرے پاس نہ آوے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا
عِنْدَهُ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَا اٰتَمِنُنِیْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْكَ پس ایک شخص کو اپنے
پاس دیکھا پوچھا تو کون ہی جو بے اجازت ہماری چلا آیا اُسنے جواب دیا مین وہ شخص ہون
نہ رشوت لیتا ہون نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وَكَّلَنِیَ اللّٰهُ
عَلٰی قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خدا نے مجھے واسطے قبض کرنے ارواح
کے مقرر کیا ہی یہ سنکر حضرت سلیمانؑ نے مہلت بیٹھنے کی مانگی مگر ملک الموت نے
مہلت کے بارے مین عذر کیا پس حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ای ملک الموت جو تمھین حکم خدا
ہوا ہی وہ بجالاؤ پس ملک الموت نے اُسی حال مین کہ استادہ تھے قبض روح کی
سبحان اللہ خداوند عالم نے جناب رسول خدا خاتم انبیا اور اُنکے اہل بیت اطہار کو کیا
مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ ملک الموت سا ملک مقرب بھی بدون اجازت کے اُنکے گھر کے اندر
نہین جاسکتا تھا مگر افسوس صد افسوس اہل بیت رسول خدا پر بعد اُن حضرت کے اشقیاے
امت نے کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور حرم سرا کے اندر بے تحاشا درآئے
آہ بعد اسکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو اسیر و مقید کیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ ایک
جگہ دفن بھی نہ ہوے [1]

اَسَفًا عَلٰی بَیْتِ الرِّسَالَةِ قَدْ خَلَا	مِنْ ذِكْرِهٖ وَمِنَ الصَّلٰوةِ الْمَسْجِدُ
اَسَفًا عَلٰی اٰلِ الرَّسُوْلِ فَاِنَّهُمْ	قُتِلُوْا وَبَعْضٌ بِالسُّمُوْمِ اسْتُشْهِدُوْا

افسوس ہی کہ گھر اہل بیت رسالت کا ایسا برباد و تباہ ہوا کہ کوئی گھر عالم مین ایسا تباہ و برباد
نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا وہ گھر جو مہبط جبرئیل و میکائیل و اسرافیل تھا اور ہر وقت جس گھر سے
صدا تکبیر و تہلیل کی بلند تھی افسوس وہ گھر ذکر خدا سے خالی ہو گیا اور وہ مساجد جن سے

[1] ہرون ملاکر ارا

ہر وقت صداے تلاوت قرآن آتی تھی اب اُن مساجد سے آواز اذان اور نماز کی بھی نہین
آتی ہی اور افسوس ہی کہ آل رسول جو بہترین خلق خدا اور باعث ایجاد عالم تھے بعض اُن مین
سے قتل و ذبح کیے گئے اور بعضے زہر دغا سے شہید کیے گئے

وَقُبُوْرُهُمْ شَتّٰی بِكُلِّ مَحَلَّةٍ	وَبُيُوْتُهُمْ لِلْبُوْمِ فِيْهَا مَرْتَدُ
فَبِاَرْضِ سَامِرَّا وَبَغْدَادٍ ثَوٰی	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِی الْغَرِیِّ مُلْحَدُ

اور قبرین اُنکی جدا مختلف جگہ مین بنین اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے
جو بسبب خبث باطن کے بمنزلہ بوم شوم تھے آہ بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام
علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام ہین کہ وہ دونون بزرگوار زہر ستم سے شہید ہو کر
زمین سامرہ مین دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام موسی کاظم اور
امام محمد تقی علیہما السلام ہین کہ ان دونون بزرگوارون کو آوارہ وطن کر کے ایک مدت
تک بغداد مین قید کیا آخر اشقیاے بنی عباس نے زہر سے شہید کیا پس قبرین اُن کی
مقابر قریش مین بنائی گئین اور بعضے اُن پیشوایان دین سے جناب امیر المومنین علی بن
ابی طالب علیہ السلام ہین کہ ابن ملجم لعین نے ماہ رمضان مین اُن حضرت کو مسجد کوفہ مین
تلوار زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور نجف [1] اشرف مین دفن ہوے

قُبُوْرٌ بِالطُّوْسِ وَالْبَقِيْعِ وَطَيْبَةٍ	وَبِكَرْبَلَا بَعْضٌ لِّذِیْنَ اسْتُشْهِدُوْا

اور ایک آل رسول سے غریب الغربا جناب امام علی رضا علیہ السلام ہین کہ مامون رشید
نے مدینہ سے بکرو دغا شہر طوس مین بلا کر زہر سے شہید کیا اور وہین دفن ہوے اور بعض
آل رسول سے حضرت امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق
علیہم السلام ہین جو مدینہ طیبہ مین زہر سے شہید ہوے اور مزار بقیع مین وہ حضرات ایک جگہ
دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام حسین علیہ السلام ہین کہ مصیبت جنکی
عظیم ترین مصائب ہی آہ وہ حضرت مع اصحاب و اقربا کے جنکا مثل و نظیر نہ تھا روز عاشورا

[1] ازغری مرادکوفہ شرف اللہ تعالی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

بھوکے پیاسے تیر و نیزہ اور تلوارون سے زخمی ہوے اور مثل گوسفند کے زمین کربلا پر ذبح
ہوے اور لاشین اُنکی بے غسل و کفن بعد تین روز کے ایک جگہ دفن ہوئین اور کسی کی قبر
کا اُن مین سے علیحدہ نشان نہین ہی سواے جناب امام حسین علیہ السلام اور شاہزادۂ
علی اکبر اور جناب عباس کے کہ ان حضرات کو بنی اسد نے جدا جدا دفن کیا آہ کیونکر ویران و
برباد نہ ہو وہ گھر کہ جس گھر سے اٹھارہ بنی ہاشم عترت جناب ابو طالب سے ایک دن مین
نیچے خاک کے پنہان ہو گئے حضرات سنا آپ نے کہ سب حضرات ائمۂ ہدیٰ بعد شہادت کے
دفن ہوے اور سر اقدس کسی بزرگوار کا بجز ایک مظلوم کے لاش انور سے جدا نہ رہا مگر افسوس
ہی سر انور پر اُس مظلوم کے کہ وہ ساتھ جسم اطہر کے دفن نہ ہوا بلکہ اشقیاے کوفہ نے بدن
اطہر سے جدا کر کے نیزہ پر رکھا اور شہر بشہر پھرایا کبھی تنور خانہ خولی مین رکھا کبھی صندوق
مین بند کیا کبھی دروازون پر لٹکایا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا
اور وہ لعین سر اقدس کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی
کرنے لگا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

مجلس ہشتم ذکر موت و حال احتضار و مؤمن صالح و تشریف فرما شدن ائمۂ ہدیٰ بر حال امام حسین و ورعاشورا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس
ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی اور فرماتا ہی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا
خلق کیا موت اور زندگی کو تا کہ تمھارا امتحان ہو کون تم مین سے از روے عمل کے بہتر ہی پس
جو عمل نیک کرے اُسکے لیے آخرت مین جنت اور نعمتہاے جنت ہی اور جو عمل بد کرے اُسکے
لیے جہنم اور عذاب جہنم ہی اور فرماتا ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تُبْعَثُوْنَ بعد اسکے بتحقیق کہ تم لوگ البتہ مردہ ہو گے پھر تم لوگ بروز قیامت اُٹھائے جاؤ گے
اور زندہ ہو گے و اقعی مومنین اگر انسان مدت دراز تک بھی اس دار دنیا مین بسر کرے

تو آخر موت ہی اور زن و مرد چھوٹے اور بڑے موت کے نزدیک برابر ہین جسوقت جسکی
موت آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی نہ ایک چشم زدن پس و پیش ہو سکتا ہی
پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور
بعث و نشر اور حساب اعمال کا اعتقاد بھی لازم ہی خدا کل مؤمنین و مؤمنات پر بحق حضرت
محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ آسان کرے اور ہر عقبہ سے نجات دے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار کے حال ہر شخص کا متغیر ہوتا ہی پس بحکم خدا مال اُسکا
اُسکی نظر مین آتا ہی اور وہ متمثل ہو کر اپنے تئین اُسکو دکھاتا ہی اُسوقت وہ شخص کہتا ہی کہ
مین نے عمر اپنی تیری تحصیل و جمع کرنے مین بسر کی اور تیرے صرف کرنے مین بخل کیا اور اب
عمر میری ختم ہوئی اور ہاتھ میرا ہر چیز سے کوتاہ ہوا ہی پس تو میرے کس کام آئیگا اور میری کیا
دستگیری کریگا مال کہیگا مجھ سے ایک کفن ملیگا اور باقی ورثہ اور حقدار لیجائینگے اگر ورثہ راہ
خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ کیون عمر اپنی جمع کرنے مین صرف کی اور ثواب
اور لوگ لیگئے اور تو مال و ثواب دونون سے محروم رہا اور بجز حسرت و حساب کے تجھے
اور کچھ ہاتھ نہ آیا اور اگر ورثہ معصیت خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ ثواب
سے محروم رہا اور گناہ مین اُنکے شریک ہوا پس جب مال سے مایوس ہوگا تو اولاد اُسکی متمثل
ہو کر سامنے اُسکے آئینگے اُن سے بھی مثل مال کے کلام کریگا وہ کہینگے کہ ہم تیری قبر تک
تیری رفاقت کرینگے اور تجھے تنہا وہان چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف واپس آئینگے بعد اسکے
متوجہ ہوگا طرف اعمال خیر کے مثل نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ و خمس وغیرہ کے اور اُن سے
کہیگا کہ مین نے تمھاری نسبت بہت کمی کی اور تم مجھ پر بہت دشوار تھے آج مین نے دنیا سے
قطع امید کر کے تمھاری طرف رخ کیا ہی اب تم میرے ساتھ کیا سلوک کروگے اور کہان تک
میری رفاقت کروگے اعمال اُسکے جواب دینگے اگرچہ تو ہم سے گریز کرتا تھا اور ہماری نسبت
بے پروائی کرتا تھا لیکن ہم ہمیشہ تیرے دوست تھے اور خیر خواہی تجھ پر ظاہر کرتے تھے اب ہم تیرے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

رفیق قبر مین رہینگے بعد اسکے کہ تو ہر شخص سے محروم و تنہا رہا ہو ہم تیرے انیس و جلیس
روز قیامت تک رہینگے اور تیری شفاعت کرینگے اور بہشت مین تیرے مونس و جلیس ہونگے
بعد اسکے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور آل اطہار اُنکی مع جبرئیل و ملک الموت کے
سامنے اُسکے تشریف لائینگے اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھائینگے پس اگر مختصر صالح
و نیک ہوگا تو ملک الموت کہینگے ای دوست خدا خائف و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تیرے
حال پر شفیق تر ہون تیری مادر شفیقہ سے اور نگاہ کر بہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
ہین اور تیرے رفیق ہین اُسوقت جانب خدا سے ایک فرشتہ آواز دیگا ای روح پاکیزہ مومن
کہ دل محبت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مین دیا اور اُنکی محبت و اطاعت مین قائم
رہا ان حضرات کے ساتھ جا اور داخل بہشت ہو اور جناب رسول خدا اُس مومن سے فرمائینگے
ای دوست خدا مین رسول خدا ہون اور تیرے لیے دنیا و مافیہا سے افضل و بہتر ہون بعد
اسکے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب اور جناب حسنین اور سب ائمہ طاہرین علیہم السلام
اپنے تئین اُسے دکھائینگے اور اسما اپنے بیان فرمائینگے اور اپنی حضوری خدمت و رفاقت
کی اُسکو بشارت دینگے پس یہ خوشخبری باعث اُسکی تسلی و تسکین کی ہوگی اور آنکھین کھولکر
اُن حضرات کو مشاہدہ کریگا اور اُس فرشتہ کی آواز اور ان حضرات کی بشارت سنیگا اور حق سبحانہ
تعالیٰ اُسکی آنکھون کا پردہ اُٹھائیگا اور مکان اور نعمتین جو اُسکے واسطے جنت مین مہیا فرمائی
ہین اُسکو دکھائیگا اور دنیا کو بھی ساتھ عمدہ حالت کے اُسکے پیش نظر کریگا اور درمیان دنیا
و آخرت کے اختیار دیگا جسکو چاہو پسند کرو پس وہ مومن دنیا سے منہ پھیرکے طرف آخرت کے
باشتیاق تمام رغبت کریگا اُسوقت سوائے موت کے کوئی چیز اُسکی نظر مین بہتر و خوبتر نہو گی
کیونکہ ایک لذت آخرت کی ادراک کرتا ہو پس آمادۂ مرگ ہوکر راضی برضا ہوتا ہے اُسوقت
جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جبرئیل علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ
دوست خدا اور رسول و رشیعۂ آل رسول ہے اسکے ساتھ محبت و ملائمت سے پیش آؤ پس

ملک الموت سامنے اُسکے آکر کہتے ہین کہ ای دوست خدا دنیا مین تو نے ولایت علی بن ابیطالب
علیہ السلام کی پناہ لی اور آل رسول علیہم السلام سے محبت و الفت بدل و جان اختیار
کی اور عذاب خدا سے اپنے تئین خلاص کیا اور غم اور خوف اور ہول قیامت سے امین
ہوا اور جس سے تو خوفناک تھا اُس سے امان دیکھی اور جو تو چاہتا تھا وہ پایا اب بشارت
ہو تجھے کہ تو جنت مین حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا رفیق ہوگا بعد اسکے روح اُسکی
بکمال آسائش و نرمی اُسکے بدن سے نکال لینگے جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین اُسوقت
رنگ اُسکا سفید ہوتا ہے اور لب کھنچتے ہین اور بینی اونچی ہوتی ہے اور بائین آنکھ سے
آنسو جاری ہوتے ہین اور پیشانی عرق موت سے تر ہوتی ہے پس ان علامتون سے جو ظاہر ہو
وہ نشان اُسکی رحمت اور سعادت اور خوبی عاقبت کا ہے بلکہ جسکے جنازہ پہ مومن صالح پرہیزگار
نماز جنازہ پڑھے یہ بھی خوبی عاقبت اُس میت کی ہے حضرات یہ مرتبہ تو اُس مومن کا ہے جسکو
بولایت و محبت حضرات ائمہ ہدی علیہم السلام اور اُنکی اطاعت و پیروی سے حاصل ہوا
اب تصور کیجیے کہ اُن حضرات کا پیش خدا کیا مرتبہ عالی ہوگا جسکا اندازہ سوائے خدا کے کوئی
نہین کرسکتا ہے مقام غور ہے دستور عالم ہے کہ وقت احتضار کسی مومن یا مومنہ کے عزیز و اقربا
اور اولاد و احباب گرد و پیش اُسکے رہتے ہین کوئی سورۂ یٰسین اور والصافات کی تلاوت کرتا
ہے اور کوئی دعاے عدیلہ پڑھتا ہے جو عقائد حقہ پر شامل ہے کوئی اُسکو قبلہ رو کرتا ہے اور کوئی
بستر بزم پر درست و پاکو بزمی سیدھا کرتا ہے اور کوئی منھ مین شربت ٹپکاتا ہے اور یہ اہتمام اُسکے
وقت آخر کرتے ہین کہ حتی الامکان شور و غل نہ ہو اور کوئی بعد رحلت کے تحت الحنک باندھتا
ہے اور اُسکی آنکھین بند کرتا ہے آہ اب کیا حاجت بیان ہے فدا ہو جان ہماری اُس تشنہ لب اور
مظلوم غریب الوطن پر جو وقت آخر زخمونسے چور چور ریگ گرم پر حرارت آفتاب مین خاک و خون
آلودہ پڑا تھا اور بجز اعدا کے کوئی گرد و پیش بھی نہ تھا جو دست و پا سیدھے کرتا اور دہن خشک من

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

پانی ٹپکاتا افسوس عوض اسکے یہ مصیبت گذری جیسا کہ حجت خدا فرماتے ہین فَهَجَمْتُ اِلَى الْاَرْضِ بِجَرِيحًا تَطَأُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا اے جد مظلوم آپ زخمی ہوکے زمین پر تشریف لائے کہ گھوڑے ظالمون کے اپنے سمون سے بے ادبی کرتے تھے اور اشقیا تلوارین کھینچے ہوے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے قَدْ رَفَعْتِ لِلْوَحِ جَبِيْنُكَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَيَمِيْنُكَ تحقیق کہ آپ کی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اُس حالت مین آپ دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی آپ دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے لعنة الله على القوم الظالمين

مجلس نہم ذکر اجر رسالت بمودت آل رسول و فضائل علی مرتضی و محبین ایشان و انجام دشمن ایشان و حال احتضار دوست و دشمن اہلبیت رسالت و مصائب امام حسین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی اے حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ مین اجر و عوض اپنی تبلیغ رسالت کا تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و مودت اپنے اقربا کی اور جو شخص کوئی حسنہ حاصل کریگا محبت و دوستی اہل بیت مین تو زیادہ کرونگا مین واسطے اُسکے اُس مین ثواب و نیکی کو اور صاحب کشاف نے لکھا ہی جسوقت یہ آیہ نازل ہوا تو اصحاب نے جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا یارسول اللہ یہ اہل قرابت آپ کے کون ہین جنکی محبت ہم پر خدا نے واجب کی ہی اُن حضرت نے فرمایا وہ علی بن ابی طالب اور فاطمہ زہرا اور حسن و حسین علیہم السلام ہین اور فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم و ستم کرے اور مجھ کو اذیت دے بسبب رنجیدہ کرنے میری عترت کے تو بہشت اُسپر حرام ہی پس حضرات ثابت ہوا کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت منجملہ اصول دین اور ارکان

اسلام سے ہی اور خلاف اُسکا کفر ہی اور منشا خارج ہونے کا اسلام سے ہی اور مستلزم ناصبی ہونے کو ہی پس خوشا بحال اُسکا جو دوست ہو اہل بیت رسالت کا اور وای ہو اُس پر جو دشمن ہو اُنکا یا اُنکے دشمنون کو دوست رکھے کیونکہ جو اُنکے دشمنون کا دوست ہی وہ بھی اُنکا دشمن ہی اگرچہ اظہار نہ کرے اسواسطے کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت اور محبت مین دشمنان اہل بیت رسالت کے باہم ضد ہی یہ دل انسان مین یکجا جمع نہین ہوسکتے پس جس دل مین محبت و مودت آل رسول کی ہی وہ شیعہ و مومن اور ناجی ہی اور جس دل مین محبت دشمنان آل رسول کی ہی وہ منافق اور ناصبی اور خارج از اسلام ہی اور شواہد التنزیل مین ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حق سبحانہ تعالی نے انبیا کو مختلف درختون سے پیدا کیا ہی اور مجھ کو اور علی کو ایک درخت سے خلق کیا مین اُس درخت کی اصل ہون اور علی اُسکی فرع ہین اور فاطمہ اُسکا شگوفہ اور حسن اور حسین اُسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اُس درخت کے پتے ہین پس جو شخص اُس درخت کی ایک شاخ سے متمسک ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو شخص اُس درخت سے منحرف ہوگا وہ گمراہ ہوگا اور ہلاکت ابدی کو پہونچیگا اور اگر کوئی شخص ہزار برس عبادت خدا کرے اور درمیان کوہ صفا و مروہ کے اسقدر عبادت کرے کہ مثل مشک بوسیدہ کے ہوجائے اور ہزار برس پیادہ پا حج کرے اور مثل کوہ اُحد کے سونا راہ خدا مین تصدق کرے اور وہ دوست اہل بیت رسالت کا نہ ہو تو وہ ہرگز بوے بہشت نہ سونگھیگا نہ وہ داخل جنت ہوگا بلکہ خداوند عالم اُسکو منہ کے بھل داخل جہنم کریگا واقعی حضرات راہ آخرت بہت سخت و دشوار ہی لہذا دنیا مین اُسکا زاد راہ فراہم کرنا چاہیے اور بعد موت خدا کو اپنے سے راضی کرنا ممکن نہین ہی پس چاہیے کہ حالت حیات مین عقائد حقہ درست کرے اور احکام الٰہی کو موافق حکم رسول و امام برحق کے بجالائے اور گناہون سے توبہ کرے اور خدا کو راضی کرے ورنہ آخرت مین ندامت ہوگی اور سواے دخول نار کے چارہ نہین ہی کیونکہ بروز قیامت گروہ گروہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ اگر خداوند عالم قرآن مجید مین معصیت و گناہ کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر منعم کا واجب ہو مگر جب انسان لذات دنیا مین ہمہ تن متوجہ ہوتا ہو تو آخرت کا خیال بھی نہین کرتا ہو بہرحال انسان کے لیے چھ منزلین ضرور ہین منزل اول صلب پدر منزل دوم بطن مادر منزل سوم دنیاے فانی منزل چہارم قبر منزل پنجم محشر منزل ششم دار آخرت جو ابدی ہے وہان بڑے بڑے سات طبقے درک اسفل مین ہین اور آٹھ درجے عظیم الشان رفعت مین ہین پس محب اور دوست آل رسول کے مطیعان خدا درجات رفعت مین اور غاصب و ظالم اور دشمن آل رسول کے نافرمان خدا درک اسفل مین جائینگے جسکا تصفیہ خود حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہو هَلْ يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ کیا اصحاب جہنم اور اصحاب جنت برابر ہو سکتے ہین اصحاب جنت ہی فائز و رستگار ہین اور فرماتا ہو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک گروہ جنت مین جائیگا اور ایک گروہ دوزخ مین جائیگا اور جسقدر دوزخ پُر ہوگا اُسی قدر وہ پکاریگا هَلْ مِنْ مَزِيدٍ آیا اور کوئی ہو یعنی لاؤ اُسکو پس گروہ گروہ کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور قسیم النار والجنۃ ہمارے آقا علی مرتضی ہونگے دشمنون کو داخل نار اور دوستون کو داخل جنت فرمائینگے

خوشا دل خوشا دین و دنیاے ما	کہ ہم چون علی ہست مولاے ما

الغرض کیا مجال بشر کی کہ فضائل و مناقب اس بزرگوار کے بیان کر سکے جنکی مدح و ثنا خدا و رسول نے فرمائی ہو جو اول آل رسول اور تمام انبیا و اوصیا اور ملائکہ سے افضل ہین بعد رسول خدا کے قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ خدا نے یقین

کہتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بروز جنگ خیبر ہر آئینہ عطا کرونگا مین صبح کو علم اپنا ایسے شخص کو جو کرار غیر فرار ہو خداوند عالم فتح و ظفر خیبر کی اُسی کے ہاتھ پر عطا فرمائیگا وہ ایسے شخص ہین کہ خدا اور اُسکے رسول کو دوست رکھتے ہین اور خدا اور رسول اُنکو دوست رکھتے ہین اس رشتہ رسول سے صاف ظاہر ہو کہ وہ شخص مکرر حملے کرنے والے اور جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے نہین ہین اور وہ دوست خدا و رسول ہین اور خدا و رسول اُنکے دوست ہین جیسا کہ سہل بن ساعدی سے روایت کی ہو وہ کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو اصحاب باسید اس منصب جلیل کے مسلح ہو کر حاضر خدمت جناب رسول خدا ہوے اور ہر شخص کو تمنا تھی کہ علم مجھ کو عنایت فرمائینگے یہ دیکھ کر اُن حضرت نے فرمایا علی بن ابیطالب کہان ہین اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنکو درد چشم کی شکایت ہو فرمایا اُنکو میرے پاس لاؤ جب علی مرتضی سامنے اُن حضرت کے لائے گئے تو لعاب دہن اپنا اُن حضرت نے اُنکی آنکھون مین لگایا جسکی برکت سے ایسی صحت ہوئی کہ پھر کبھی درد چشم نہ ہوا پس اُن حضرت نے علم اپنا علی مرتضی کو عنایت فرما کر طرف خیبر کے روانہ کیا اور خدا نے اُنکے ہاتھ پر فتح و ظفر عطا فرمائی اس مقام پر بعض متعصبین نے بمحبت اُن دو نفر کے جو پہلے واسطے جنگ کے بھیجے گئے تھے اور بے نیل مقصود واپس آئے اور عذر کیا کہ ہم کو خوف ہوا کہین دشمن علم نہ چھین لین کرار غیر فرار کو ترک کیا ہی تاکہ فرار کے دھبہ سے وہ دونون محفوظ رہین اور اصحاب مین بڑے بڑے ابرار اخیار اور شجاع و بہادر موجود تھے تخصیص اُن دو نفر کی کیا تھی جو پہلے یکے بعد دیگرے سردار لشکر کر کے بھیجدیے گئے تھے یہ اس لیے تھا تاکہ علی العموم لوگون پر اُنکی قلعی کھل جائے کہ وہ کیسے مسلمان تھے اور جناب رسول خدا بوحی الٰہی اُنکے حالات سے آگاہ تھے جو کچھ کہ بعد اُن حضرت کے اُن دونون سے ہونیوالا تھا اور جہاد راہ خدا سے جو بحکم نبی یا امام برحق ہو فرار کرنا گناہ کبیرہ ہو پس جس سے گناہ کبیرہ بلکہ بہت سے کبائر سرزد ہوے ہون اور زبانی کلمہ گو ہون وہ دوست خدا و رسول نہین ہو سکتے نہ خدا و رسول

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

اُسکے دوست ہو سکتے ہین یہ منصب جلیل اُس بزرگوار کو سزاوار ہی جو بعد رسولخدا کے اعلم و افضل ہو تمامی مخلوقات سے ہر شرف و بزرگی مین اور کامل الایمان ہو اور سہو و نسیان سے پاک ہو اور عصمت و طہارت اُسکی ثابت ہو وہ آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی سے سوائے امیر المؤمنین علی مرتضی علیہ السلام کے جملہ صحابہ مین کوئی پایا نہین جاتا ہی اور عقل سلیم بھی یہی پسند کرتی ہی وعن ابی ذر الغفاری انہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقبل الحسین بن علی وہو یقول من احب الحسن والحسین وذریتہما لم تلفح النار وجہہ ولو کانت ذنوبہ بعدد رمل عالج الا ان یتلقی ذنبا یخرج من الایمان اور بحار الانوار وغیرہ مین ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ دیکھا مین نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے پارہ جگر حسین بن علی علیہما السلام کے بوسے لیتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص دوست رکھے میرے نورعین حسنؑ و حسینؑ اور ان دونون کی ذریت کو تو آتش جہنم منہ اُسکا نہ جلائیگی اگرچہ گناہ اُس شخص کے بعد دریگ صحراے عالج کے ہون مگر یہ کہ ایسا گناہ کرے جو اُسکو ایمان سے نکال دے اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک مرتبہ خطبہ مین فرمایا ایہا الناس مین وصیت کرتا ہون تم لوگون سے واسطے محبت و دوستی کرنے کے میرے بھائی اور وصی اور پسر عم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کوئی دوست اُنکا نہین ہی مگر مومن اور کوئی دشمن اُنکا نہین ہی مگر منافق آگاہ ہو دوست علیؑ کا میرا دوست ہی اور دشمن علیؑ کا میرا دشمن ہی اور جزا میرے دشمن کی عذاب جہنم ہی اور روایت مین ہی کہ شب معراج جانب خدا سے ایک فرشتہ آیا اور جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ ان انبیا سے جو کہ جمع ہین پوچھیے تم لوگ کس

امر پر مبعوث ہوے ہو پس اُنھون نے حضرت کو جواب دیا کہ ہم خدا کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث ہوے ہین اور روایت مین ہی فرمایا جناب رسولخدا نے جو شخص مرجائے درآنحالیکہ محبت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اُسکے دل مین ہو وہ شہید مرا ہی اور جو شخص کہ محبت و دوستی محمد و آل محمد پر مرجائے وہ آمرزیدہ و رستگار مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمد پر وہ با توبہ مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمد پر وہ باایمان کامل مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمد مین تو اُسکو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی بشارت دینگے اور جو شخص مرجائے محبت آل محمد مین تو اُسکو ملائکہ طرف جنت کے لیجائینگے اس طرح سے جیسے عروس کو آراستہ کر کے شوہر کے گھر لیجاتے ہین اور جو شخص مرجائے محبت آل محمد مین تو اُسکی قبر مین جنت کی طرف دروازے کھولے جائینگے اور جو شخص مرجائے محبت پر آل محمد کی تو حق سبحانہ تعالی ملائکہ کو ساتھ اپنی رحمت کے اُسکی قبر پر بھیجیگا اور جو شخص مرجائے محبت آل محمد پر تو وہ دین حق پر مرا ہی اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مرجائے تو وہ بروز قیامت اسطرح سے آئیگا کہ درمیان دونون آنکھون کے لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے محروم و ناامید ہوا اور وہ شخص کافر مرا ہی اور جو شخص مرجائے بغض و عداوت آل محمد پر تو ہر آئینہ وہ بوے بہشت کو نہ سونگھیگا پس حضرات جو مومن یا مومنہ کہ محبت و دوستی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر مرے تو اُسکا بڑا مرتبہ ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار و جانکنی ہر شخص کے جناب سیدالمرسلین اور حضرت امیر المؤمنین اور آل طاہرین اُنکی اور جبرئیل و ملک الموت سامنے اُسکے تشریف لاتے ہین اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھاتے ہین پس اگر محتضر مومن صالح ہو تو ملک الموت اُس سے کہتا ہی اے دوست خدا خوفناک و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تجھپر مہربان تر ہون تیری مادر مہربان سے اور نگاہ کر کہ یہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین یہ سب حضرات

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

رفیق تیرے ہین پس وہ حضرات اپنے تئین اُسکو دکھاتے ہین اور اپنے اسماے مقدسہ
بیان فرماتے ہین اور اپنی خدمت ورفاقت مین فائز ہونے کی بشارت دیتے ہین اور
جانب خدا سے فرشتہ نداد یتا ہی اے روح پاکیزۂ مومن کہ دل محبت و دوستی محمدؐ وآل محمدؐ مین
دیا ہی اور خدمت واطاعت اور پیروی مین اُنکی قائم رہا آؤ جہاں اسکے داخل جنت ہو
پس جب ملک الموت روح اُسکی بنرمی وآسانی نکال لیتا ہی جیسے خمیر سے بال نکال لیتے
ہین تو بعد اسکے جب غسال میت کو غسل وکفن دیتا ہی تو ملائکہ بھی اُسکی روح کو آب مشک
بہشت سے غسل دیتے ہین اور جامہاے بہشت سے کفن دیتے ہین اور روح میت کی
وہ مومن ہو یا کافر جسوقت کہ بدن سے نکلتی ہی اپنے بدن کے اوپر پرواز کرتی ہی اور غسل
وکفن اور دفن وغیرہ ہر چیز کو دیکھتی ہی اور ہر امر سے خبر رکھتی ہی پس اگر وہ مومن صالح ہو
تو قسم دیکر کہتا ہی کہ جلد مجھے قبر مین پہونچاؤ کہ مین مشتاق جنت ہون اور حضوری خدمت محمدؐ
وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہون اور مفارقت سے اُنکی نہایت بیتاب ہون پس جب اُسکو
تابوت مین رکھکر اُٹھاتے ہین تو ملائکہ اور ارواح عزیز واقربا اور احباب مومنین اُس کے
استقبال کے لیے آتے ہین اور کدورت ومفارقت اقربا واحباب اور اشیاے دنیا سے جو
اُس سے جدا ہوے ہین تسلی وتشفی دیتے ہین اور مژدۂ راحت ونعمت بہشت سے دلداری
ونوازش کرتے ہین اور جب اُسکو قبر مین رکھتے ہین تو قبر کہتی ہی خوشا بحال تمہارے کہ تم دار دنیا
سے یہان آئے جسوقت کہ تم میری پشت پر چلتے تھے اور قدم رکھتے تھے تو مین تم کو دوست
رکھتی تھی اور مشتاق تمہاری تھی آج دیکھو کہ کیونکر تمہاری خدمت مین رہونگی اور میری صحبت
ومنشینی سے تم کو کسقدر آرام وراحت ملیگی پس بعد دفن جب کوئی مومن میت کی قبر کی زیارت
کرتا ہی تو روح یعنی جان اُسکی مطلع اور خوش ہوتی ہی اور جب سلام کرتا ہی تو قبل طلوع آفتاب
کے وہ جواب دیتا ہی بعد اسکے چپ رہتا ہی حضرات دستور عالم ہی کہ جب کوئی شخص انتقال
کرتا ہی تو عزیز واقربا اور احباب اُسکو غسل وکفن دیتے ہین اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہین

اور اگر وہ شخص کوئی مسافر وغریب الوطن ہی تو اہل شہر یا قریہ وہان کے لوگ ثواب اخروی جانکر متکفل اُسکی تجہیز وتکفین کے ہوتے ہین مگر افسوس ہی حال پر مظلوم کربلا غریب نینوی
جناب سید الشہداؑ کے کہ اُس مظلوم کو اشقیاے کوفہ نے کنارۂ نہر فرات پر بحکم ابن سعد
بروز عاشورا تشنہ لب شہید کیا اور بعد شہادت کے لاش اطہر کو ریگ گرم صحراے کربلا
پر بے لباس کے چھوڑ دیا اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے نہ ہوا نہ غسل دیا گیا
نہ کفن ملا نہ حنوط کیا گیا نہ تابوت بنایا گیا جیسا کہ ان فقرات زیارت مفجعہ سے بھی ظاہر ہی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دَمُهُ غُسْلُهُ وَشَهَادَتُهُ قَتْلُهُ وَالتُّرَابُ كَافُورُهُ وَنَبْحُ الرِّيَاحِ الْفَنَاءُ
وَالْفَنَاءُ الْخَطِّيُّ نَعْشُهُ وَفِي قُلُوبِ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهُ سلام ہو آپ پر اے مظلوم کربلا جسکا غسل
اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش نورانی بجاے پنبہ کے ہوئی اور خاک صحرا بجاے کافور کے
ہوئی اور بعوض پارچہ ہاے کفن کے ریگ گرم صحرا ہوئی جو اُڑ اُڑ کے اُس جناب کی لاش
اطہر پر جمتی جاتی تھی اور بجاے جنازہ کے سر انور نیزہ پر رہا اور شہر بشہر پھرایا گیا اور دل مومنین
کے قبر اُس شہید راہ خدا کی ہوئی ؎

فِدَاكَ رُوحِي يَا حُسَيْنُ وَعِتْرَتِي	وَأَنْتَ عَفِيرٌ فِي التُّرَابِ جَدِيلُ
وَجِيدُكَ عُرْيَانٌ طَرِيحٌ عَلَى الثَّرَى	عَلَيْكَ خُيُولُ الظَّالِمِينَ تَجُولُ

فدا ہو جان اور اولاد ہماری آپ پر اے حسین مظلوم کہ آپ افتادہ خاک آلودہ اپنے خون مین
لوٹ رہے تھے کہ امت جفاکار نے آپ کو شدت تشنگی مین ذبح کیا اور جسم اطہر آپ کا جو آغوش
رسول خدا اور بتول عذرا مین پلا تھا جس پر حملہ ہاے جنت آراستہ ہوے تھے وہ ریگ گرم
پر بے لباس کے تمازت آفتاب مین زمین پر پڑا تھا اور گھوڑے ظالمون کے آپ کے بدن
مجروح پر دوڑتے پھرتے تھے ؎

آن قصۂ کہ کس نتواند شنید نش	یارب بر اہل بیت چہ آمد زدید نش

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com

مجلس دہم ذکر موت و حساب عمر انسان و حال نفس او در خواب و انجام او و مکافات گناہان مومن و انتقال و غسل و کفن و دفن او و احترام روح مومن و حال اسیری امام زین العابدین علیہ السلام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی یعنی دنیا مین کسی کو دوام نہین ہی بعد اسکے پھر ہماری طرف رجوع کروگے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَکْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ وَ السَّبْعِیْنَ وَ اَقَلُّ مَنْ یَّتَجَاوَزُ ذٰلِکَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اکثر عمرین میری امت کی درمیان ساٹھ و ستر برس کے ہین اور بہت کم کوئی اس سے بڑھجائیگا اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ موت کسی شخص یا کسی قوم و قبیلہ پر منتہی نہین ہی بلکہ قیامت تک ہر ذی حیات کے لیے جاری ہی اور فرمایا اگر قضا نہ ہو تو اجل خود سپر ہوتی ہی پس جب اجل آتی ہی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی واقعی مومنین اگر انسان اس دار دنیا مین ستر برس سے زیادہ بھی زندگی کرے تو آخر موت ہی اور انسان کی عمر کا حساب اکثر یہ یون ہی ؎

اِذَا عَاشَ مَرْءٌ سِتِّیْنَ عَامًا	فَنِصْفُ الْعُمْرِ تُحْفَظُ اللَّیَالِیْ

اگر انسان ساٹھ برس زندگی کرے تو نصف عمر اسکی راتون مین گھٹتی ہے ؎

وَنِصْفُ النِّصْفِ تَمْضِیْ لَیْسَ یَدْرِیْ	بِغَفْلَتِہٖ یَمِیْنًا عَنْ شِمَالٖ

اور نصف اس نصف کا جو سن جوانی تک گذرتا ہی ایسی غفلت مین گذرتا ہی کہ داہنے اور بائین ہاتھ مین تمیز نہین کرتا ہی ؎

وَثُلُثُ النِّصْفِ اٰمَالٌ وَحِرْصٌ	وَشُغْلٌ بِالْمَکَاسِبِ وَالْعِیَالِ

اور ثلث اس عمر کا جو سن وقوف و کہولت ہی آرزو و حرص اور کسب معاش و عیالداری مین گذرتا ہی

وَبَاقِی الْعُمْرِ اَسْقَامٌ وَّتَنْیِیْبٌ	وَھَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَّانْتِقَالٖ

اور باقی عمر وہ بیماری اور پیری اور درد و رنج اور انتظار رحلت و انتقال مین گذرتی ہی

یُحِبُّ الْمَرْءُ طُوْلَ الْعُمْرِ جَھْلًا	وَقِسْمَتُہٗ عَلٰی ھٰذَا الْمِثَالِ

انسان طول عمر کو نادانی سے دوست رکھتا ہی حالانکہ اسکی تقسیم کی مثال اس طرح سے ہی اور عیاشی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص خواب مین نہین جاتا ہی مگر یہ کہ نفس اسکا طرف آسمان کے جاتا ہی اور روح اسکی بدن مین رہتی ہی اور درمیان نفس اور روح کے ایک شعاع پیدا ہوتی ہی مانند شعاع آفتاب کے پس اگر حکم خدا قبض روح کا ہوتا ہی تو روح بھی چلی جاتی ہی اور اگر حکم خدا رد روح کا ہوتا ہی تو نفس واپس آتا ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا خدا قبض کرتا ہی نفسون کو وقت موت اونکی کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ آدمی کے بدن مین نفس اور روح دونون ہین پس نفس وہ ہی کہ عقل و تمیز اس سے متعلق ہی اور روح وہ ہی کہ نفس اور تحرک اسکے ساتھ قائم ہی واقعی جب انسان کی یہ حالت ہی تو عاقل کو لازم ہی کہ لیٹتے وقت بھی توبہ کرکے لیٹے کیا معلوم بعد اسکے کیا ہوگا بسا ایسا ہوتا ہی کہ سوتے کے سوتے ہی رہ گئے پس غافل رہنا اور ہمہ تن تحصیل دنیا مین عمر عزیز کو صرف کرنا کام عقلا کا نہین ہی اور عاقل فکر و ذکر آخرت سے غافل نہین رہتا ہی اور فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص مین یہ تین صفتین ہونگی وہ منافق ہی اگرچہ وہ نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور اپنے تئین مسلم بھی گمان کرتا ہو اول جب کلام کرے تو جھوٹ بولے دوم جب وعدہ کرے اسکا خلاف کرے سوم جب امانت دار ہو اس مین خیانت کرے اور فرمایا اون حضرت نے تین شخص ہین کہ خداوند عالم ان سے بروز قیامت کلام نہ کریگا یعنی اونکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اول وہ شخص کہ دیکر احسان کرے دوم وہ شخص جو قسم دروغ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

کھا کر متاع خرچ کرے سوم وہ شخص جو تکبر وغرور سے گوشۂ چادر کو زمین پر کھینچتا ہوا چلے
واقعی یہ حالات فی زمانا دنیا داروں مین بہت شائع بلکہ داخل وضعداری ہین حق
سبحانہ تعالی ہر مؤمن و مومنہ کو محفوظ رکھے کیونکہ مومنین حریص تر آخرت کے ہین اور
منافقین حریص تر دنیا کے ہین ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہین باطن مین سب کردار کفر
کے ہین جو اُنکے اسلاف کے تھے وہ یزیدی اپنی عداوت وعناد دلی سے باز نہین
ہین حسد وکینہ سے مملو ہین یزید نے دنیا مین چند روز کی ثروت فانی مین جو کچھ کہ پایا وہ
ظاہر ہی اور آخرت مین جو کچھ پائیگا اُسکی خبر جناب رسول خدا فرما گئے ہین وہی اُسکے
تابعین بھی پاوینگے ظالمین اور معاندین اور قاتلین آل رسول کا انجام بد آیات قرآن مجید
اور احادیث نبوی سے ظاہر ہی اُسوقت اپنے کیے ہوے سے شرمندہ ہونگے مگر وہ
شرمندگی کچھ مفید نہ ہوگی اس لیے کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہی جیسا انسان دنیا مین بوئیگا ویسا
ہی آخرت مین پائیگا بازگشت سب کی آخر خدا کی طرف ہی وہان سوال فعال واعمال نیک
وبد کا ضرور ہوگا جسنے جو کچھ کیا ہوگا اُسکا عوض ضرور پائیگا جنت ودوزخ پر ہونگے
وعدۂ خدا سچ ہی اور وہ صادق الوعد ہی الغرض ہر شخص کو موت کا بڑا مرحلہ درپیش ہی کسی
ذی حیات کو اس سے چارہ نہین ہی غور کیجیے کہ ابتداے خلقت حضرت آدم سے تا این دم
بنی آدم کہان گئے برابر قافلہ یکے بعد دیگرے چلے جاتے ہین اور موت کے نزدیک شاہ
وفقیر جوان وپیر کبیر وصغیر زن ومرد سب برابر ہین جسوقت جسکی اجل آتی ہی ایک ساعت
آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی حق سبحانہ تعالی ہر مومن ومومنہ پر مرحلۂ موت کو آسان فرمائے علامۂ مجلسی
علیہ الرحمہ وغیرہ نے لکھا ہی احادیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم نے بہ سبب دعاے بعض
انبیا واوصیا کے بعض اموات کو زندہ کیا اور اُن سے کچھ حالات موت اور قبر وغیرہ کے
پوچھے بعد اسکے فرمایا اگر تم چاہو تو ہم درگاہ خدا مین دعا کرین کہ تم کو دنیا مین رکھے اور پھر
ایک مدت تک تم یہان بسر کرو پس اُنکے جواب مین عرض کیا کہ نشو برکس یا زیادہ گذرے ہین

جب ہم نے دنیا سے رحلت کی تھی اور ہر شخص نے بقدر اپنے مرتبہ کے تلخی موت کی
چکھی ہی لیکن اب تک اُسکی تلخی ہمارے کام ودہن سے نہین گئی اب دوبارہ ہم کو اُسکی
تاب وطاقت نہین ہی اللہ اکبر ایسے خائف تھے باوجودیکہ وہ سب مومنین تھے اور یہ
بھی وارد ہی کہ مومن وصالح اور مؤمن غیر صالح کا مرتبہ یکسان نہین ہی پس سائر مومنین جو
خداوندی خالق اور انبیا واوصیا کا اعتقاد درست رکھتے ہین اور حضرات ائمۂ ہدی کے
محب وموالی ہین اور عبادت وطاعت اور حسنات بعمل لاتے ہین اور کفر وشرک اور
گمراہی سے نجات پاے ہوے ہین لیکن بہ سبب ضعف ونقصان ایمان یا صحبت بد کے فریب
شیطان سے پیروی نفس امارہ اور معصیت وسیئات مین بھی مبتلا رہتے ہین پس ایسے
محبین کا بتدریج علاج ہوتا ہی اور سکافات اُنکے گناہون کے ہوتے ہین جیسے کوئی
طبیب دانا اپنے بیمار عزیز کو بکمال مہربانی طرح طرح کی غذا اور دوا دیتا ہی پہلے سہل ونرم
اور لذیذ ترچیزین مثل لعاب وشیر کے بعد اسکے مسہل پھر رفتہ رفتہ دواے بدمزہ اور تلخ دیتا
ہی یہان تک کہ اُس بیماری سے شفا اور نجات پاتا ہی ویسا ہی حکیم حاذق خلاق عالم بہ نسبت
طبیب دانا کے جو مہربان ہو بیمار عزیز پر اور بہ نسبت مادر مہربان کے جو اپنے شیر خوار بچے
پر مہربان ہو بمراتب مہربان تر ہی مومنین پر وہ اپنے فضل وکرم سے بکمال رحمت وشفقت
محبین غیر صالحین کی معصیت کو طرح طرح کی بلا وآزار دنیا سے تلافی کرتا ہی تاکہ دنیا سے
آمرزیدہ ورستگار جائین مثل تنگی معاش اور پریشانی اور قرض اور مرض اور درد کے اور
شرمندگی عیال اور عزیز واقربا اور احباب وہمسایہ سے اور بیماری اور مرگ اُنکی کے یا جو
وجفا سے کسی ظالم کی جو رنج والم اور غم مؤمن کو پہونچے اپنے نفس یا غیر سے جانی ہو یا مالی
یا کلامی تو وہ کفارہ اُسکے گناہ کا ہوتا ہی یہان تک کہ اگر خواب بد دیکھے جس سے رنجیدہ ہو
یا کانٹا اُسکے پاؤن مین چبھے یا کسی سے کوئی کلمۂ بد حاضرانہ یا غائبانہ سنے تو وہ کفارۂ گناہ
ہوتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسقدر ایمان مومن کا زیادہ ہوتا

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکی معیشت کی تنگی زیادہ ہوتی ہی اور فرمایا اُنحضرت نے کہ حق تعالی نے ہمارے شیعونکے لیے
دولت وسلطنت ہاے باطلہ مین مقرر نہین فرمایا ہی مگر قوت ضروری اُنکا اگرچہ ہین مشرق
ومغرب کو جائین تو قدر معین سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگا پس حضرات ہر حال مین شیعہ اور
مومن کو صبر وشکر کرنا اور راضی برضا رہنا لازم ہی اور چون وچرا بیکار ہی کیونکہ عالم دنیا
محل امتحان اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ہی پس مؤمن کو دنیا مین جو قید خانہ ہی آرام
کہان اور اگر گناہ اُسکے اس سے زیادہ ہون کہ بلاہاے دنیا سے تلافی نہ ہو تو وقت
موت کے جانکنی مین تلافی ہوگی اور اگر توبہ نہ کی ہو تو جانکنی سخت تر ہوگی اور اگر اس سے
بھی گناہ اُسکے زیادہ ہون تو عذاب قبر اور فشار قبر سے اُسکی تلافی ہوگی اور اگر پناہ بخدا
اس سے بھی گناہ اُسکے زائد ہون کہ عذاب اور فشار قبر اور عالم برزخ سے بھی جو بعد موت ہی
پاک وصاف نہ ہو تو شدت خوف وہول قیامت اور گرمی اور بھوک اور پیاس اور ہجوم
عام اور تنگی مقام اور ذلت وخواری اور خوف وبیم اور حساب وعقاب روز قیامت سے
پاک ہوگا اور یہ سب تلافی اُسکے گناہون کی ہوکر آخر کار بطفیل وشفاعت حضرات ائمہ اطہار
نجات پاکر مؤمنین صالحین مین انشاء اللہ داخل ہوگا اور ساقی کوثر جام کوثر سے سیراب
فرمائینگے جس سے اُس مومن کو کمال فرحت ولذت اور قوت حاصل ہوگی اور حضرت امیر
المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم معصیت کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم
کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی خالق کی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر
منعم کا واجب ہی واقعی جب انسان لذات دنیا مین مشغول ہوتا ہی تو منعم کا خیال نہین رہتا
اور یہ شرف بھی اولیاء اللہ کو ہی جو اپنے منعم کا شکر ہر حال مین ادا کرتے ہین جنکے مراتب ومدارج
عالیہ ہین پس بطفیل اُنکے کیا تفضل ورحمت خدا ہے نسبت اپنے بندون کے کہ درگاہ خدا
مین ہر مؤمن ومؤمنہ کے استقبال روح کا بڑا اہتمام ہوتا ہی خصوصًا باکی اور زائر امام حسینؑ کا

بہت احترام ہوتا ہی چونکہ خداوند عالم جسم وجسمانیات سے منزہ ومبرا ہی تو اُسکی جانب سے
خلیفۃ اللہ اور ولی اللہ یعنی حضرت محمد مصطفی اور جناب علی مرتضی مع ملائکہ ہر ایک کے پاس
تشریف فرما ہوتے ہین پس جب مومن صالح دار دنیا سے انتقال کرتا ہی اور غسل وکفن
دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین تو بعد اسکے دو فرشتے نکیر ومنکر بکمال حسن وجمال
اُسکے پاس آتے ہین اور ایک بائین طرف اور دوسرا داہنی طرف اُسکے کھڑے رہتے
ہین اور پھر روح اُسکے بدن مین کمر تک پھیر دیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا
خدا کون ہی اور رسول کون ہی اور امام کون ہی اور دین وکتاب اور قبلہ کیا ہی پس جب وہ
جواب باصواب دیتا ہی تو قبر اُسکی بمقدار نظر نگاہ چشم یا بمسافت ایک مہینہ راہ کے واسطے
اُسکے موافق اُسکے عمل ومرتبہ کے کشادہ کرتے ہین اور ملائکہ اُسکی قبر کو حریر اور دیباے جنت کا
فرش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب براحت وآرام مثل عروس کے سو رہو بعد اسکے ایک صورت
نورانی بغایت خوبی ومحبوبی ظاہر ہوتی ہی کہ ایسی شکل حسن وخوبی کی کبھی نہین دیکھی تھی پس
وہ مومن پوچھتا ہی کہ تو کون ہی وہ کہتی ہی اے دوست خدا مین علم واعتقاد حق اور عمل صالح تیرا
ہون کہ مونس ومصاحب تیرا ہونگا بعد اسکے ملائکہ دروازہ بہشت کا اُسکی قبر کی طرف کشادہ
کرتے ہین کہ بوے خوش اور ہواے خنک جنت کی ہمیشہ اُسکی قبر مین داخل ہو اور اُسکے بدن
پر چلے اُسوقت اُسکی روح کو قبر سے نکال لیتے ہین اور روضہاے جنت اور غرفہاے بہشت
مین ہمسایہ حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین رکھتے ہین تاکہ ان حضرات کو دیکھے اور
ہمیشہ اُس سے مستفیض رہے اور طرح طرح کے آب وطعام اور نعمتہاے جنت مین روز قیامت
تک ساتھ اُنکے رفیق وشریک رہے اور اپنے عزیز واقربا اور احباب کے ساتھ روضہاے
جنت اور غرفہاے بہشت مین مشغول صحبت ونعم ہووے اور جو روح تازہ دنیا سے اُنکے
پاس جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز واقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور اُس سے
باقیماندون کا حال دریافت کرتے ہین پس اگر وہ مرگئے ہون تو افسوس کرتے ہین کہ وہ یہان

jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نہ آئے شاید اعمال اُنکے اچھے نہ تھے وہ دوسرے مقام پر گئے اور جو زندہ ہون تو اُنکا انتظار کرتے ہین یہان تک کہ وہ بحکم خدا اُن تک پہونچتے ہین حضرات سنا آپ نے کہ جو روح تازہ جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز و اقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور باقیماندون کا حال اُس سے دریافت کرتے ہین اب تصور کیجیے کہ جب روح اقدس جناب سید الشہداؑ کی روز عاشور جنت مین اپنے آبا و اجداد طاہرین اور عزیز و اقربا سردران صالحین کے پاس پہونچی ہوگی تو بعد استقبال کے باقیماندون کا حال ضرور پوچھا ہوگا آہ اُسوقت اُس مظلوم نے کیا جواب دیا ہوگا غالبًا یہ جواب دیا ہوکہ بعد میری شہادت کے میرے اہل بیت کے خیمون مین اشقیاے امت نے آگ لگائی اور اہلحرم کے مقنعے اور چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کیا یا یہ بیان کیا ہوگا کہ میرے فرزند بیمار و ناتوان کو طوق و زنجیرون مین جکڑکے شتر برہنہ پر سوار کیا اور پاؤن اُنکے شکم ناقہ سے باندھے اور تازیانون سے اذیت دیتے ہین اور اسی طرح سے طرف کوفہ و شام کے لے گئے چنانچہ اس مصیبت کو خود سید سجاد بیمار کربلا ارشاد فرماتے ہین ؎

اَقَادُ ذَلِیْلًا فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ	مِنَ الزِّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِیْرُ

مجھے اس مذلت سے دمشق مین اسیر کرکے لائے ہین جس طرح سے کوئی شخص کسی غلام حبشی کو قید کرکے لاتا ہی اور غلام بھی وہ غلام جسکا آقا مر گیا ہو اور کوئی اُسکی نصرت و حمایت کرنیوالا نہ ہو

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ مَشْهَدٍ	وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرُ

حالانکہ تمام عالم جانتا ہی کہ جدا مجد میرے جناب رسول خدا اور والد امیرے امیر المومنین جناب علی مرتضیٰؑ سردار اوصیا ہین گویا یہ مطلب تھا کہ جسکے آبا و اجداد باعث ایجاد عالم ہون آہ وہ اس طرح سے مع اہلحرم کے شہر بشہر پھرائے جاوین ؎

فَیَا لَیْتَ لَمْ اُبْلَغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ	یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُیُوْدِ اَسِیْرُ

کاشکہ مین دمشق مین نہ پہونچتا اور یزید بےخبر ہی مجھے اسیر سامنے اپنے نہ دیکھتا آہ بیمار کربلا فرماتے ہین

جب اشقیا ہم کو سامنے یزید کے لے گئے تو اُسوقت ہم بارہ نفر اہل بیت رسالت سے طوق و زنجیرون مین جکڑے ہوے اور ریسمان ستم سے بندھے ہوے تھے افسوس ہزار افسوس اسی طرح سے اعدا نے ہجوم عام مین سامنے یزید کے ٹھہرایا اور وہ شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا آہ اُسوقت امام زین العابدینؑ کے دل پر کیا صدمہ ہوا ہوگا کیونکہ دشمن کے سامنے اس حال سے جانا بڑی توہین ہی

آن قصہ کہ کس نتواند شنید نشنید	یارب بر اہل بیت چہ آمد زدید نشنید

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات و تاکید محبت جناب حسنینؑ و خبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسولخدا و انجام ظالمان و قاتلان ایشان و احوال جانکنی و موت و حال قبر و عذاب دشمن آل رسول و مصائب حسنینؑ و فریاد اہل حرم

آن حضرات بروضہ جناب رسول خدا صلعم

قال اللّٰه تعالیٰ حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِكَ یُوْحِیْ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح وحی کرتا ہی تیری طرف اور اُنکی طرف جو قبل تیرے تھے وہ خدا جو غالب و دانا ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ حروف مقطعات اسرار و رموز ہین کہ سوائے نبیؐ اور وصی نبی کے اُن اسرار کو کوئی نہین جانتا ہی اور یہ حروف رموز ہین اُن چیزون سے جو خدا نے اپنے حبیب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو عنایت کی تھین مانند اسکے کہ حا سے مراد حوض کوثر ہی اور میم سے مراد ملک محمود و در عین سے عزت اور سین سے سناء رفعت اور قاف سے قیام مقام محمود ہی آور ثعلبی نے یون روایت کی ہی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ان حروف مقطعات سے سوال کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

اُن حضرت نے فرمایا حما سے مراد حرق ہوا و میم سے مہلکہ اور عین سے عذاب اور سین سے
مسخ اور قاف سے قعر جہنم ہو مؤید اسکے وہ قول ہو کہ بعد نزول اس آیہ کے جناب رسول خدا
کی پیشانی انور پر غم اندوہ ظاہر ہوا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون رنجیدہ
ہوے فرمایا مجھے اطلاع ہوئی ہو کہ امت میری آفت و بلا مین مبتلا ہوگی کہ وہ خسف
اور مسخ اور قذف ہو اور یہ اُسوقت ہوگا جب دجال لعین خروج کریگا اور عیسیٰ ظاہر ہونگے
اور قائم آل محمد ظہور کرینگے اور عیسیٰ اُنکی اقتدا و پیروی کرینگے پس مراد اس سے وحی خدا ہو
اپنے حبیب پر ساتھ واقع ہونے حوادث و فتن کے جو بعد اُن حضرت کے ظاہر ہونگے آہ
مومنین بعد رحلت اُن حضرت کے کیسے کیسے حوادث و فتن ظاہر ہوے حالانکہ وہ جناب تمسک
ثقلین کی مکرر تاکید فرماتے تھے اور اپنے اہل بیت کی مودت و محبت پر امت کو مامور فرمایا
تھا اور خدا نے مودت آل رسول کو اجر رسالت قرار دیا ہو اور جناب رسول خدا نے اُنکے
فضائل اپنے اصحاب سے بیان فرمائے تھے جو تمام انبیا و اوصیاے سلف اور ملائکہ سے
افضل و رسترا اللہ اور رنج اللہ ہین چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہو عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَىٰ
أَنَّهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ
هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی بن جعفر نے
اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہو فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنین علیہما السلام کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا جو شخص ان
دونون میرے فرزندون کو اور ان دونون کے والدین علی مرتضی اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کو
دوست رکھے پس وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا سبحان اللہ کسقدر
اُن حضرت کو اہتمام تھا حسنین علیہما السلام کے بارے مین کہ اپنی امت سے اکثر اُنکے فضائل
و مراتب عالیہ بیان فرماتے تھے اور اُنکے مصائب سے آگاہ کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ
جناب رسول خدا کسی سفر کو تشریف لے گئے اتفاقاً اثناے راہ مین ایک جگہ اُن حضرت کی سواری کا

گھوڑا رک گیا اور آگے نہ بڑھا فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ مِنْ بُكَاءٍ شَدِيدًا وَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ
هَذَا جَبْرَائِيلُ يُخْبِرُنِي عَنْ أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا پس جناب رسول خدا بشدت روئے
اور فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہو ایک زمین سے کہ
اسے کربلا کہتے ہین جسپر حسین مظلوم شہید ہوگا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى مَصْرَعِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى أَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ حَوْلَهُ مُطَرَّحِينَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ عَلَى أَقْطَارِ الْمَطَايَا
آہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون اپنے فرزند اور اُسکے مقتل اور مدفن کی طرف اور گویا مین
دیکھتا ہون اُسکے اصحاب و اقربا اور اولاد کو کہ گرد اُسکے خاک و خون مین آلودہ پڑے ہین
اور گویا مین دیکھتا ہون کہ اُنکے اہل بیت و اہل حرم کو اسیر و مقید کرکے شتران برہنہ پر سوار
کیا ہی ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ مِنْ سَفَرِهِ مَهْمُومًا مَغْمُومًا بَاكِيًا حَزِينًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَأَصْعَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَعَهُ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد اسکے جناب رسول خدا نے اُس سفر سے
مہموم و مغموم اور محزون روتے ہوے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی اور مسجد مین وہ حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور حسنین کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور ایک فرزند کے سر انور پر داہنا
ہاتھ اور دوسرے دلبند کے سر اطہر پر بایان ہاتھ رکھکے ایک خطبہ بلیغ و طویل شامل وعظ
و نصائح اپنے اصحاب کے ارشاد کیا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَهَذَانِ أَطَايِبُ عِتْرَتِي
وَمِنْ أَخْلَفُهُمَا بَعْدِي فِي أُمَّتِي وَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ أَنَّ وَلَدِي هَذَا مَقْتُولٌ يَا لَلسَّيْفِ وَ
لَا هُوَ شَهِيدٌ مُضَرَّجٌ بِالدِّمَاءِ قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيلِ بعد اسکے درگاہ خدا مین
عرض کیا بار الٰہا مین بندہ تیرا محمد مصطفی ہون کہ واسطے تبلیغ رسالت کے تو نے مجھے اپنی
مخلوقات پر مبعوث کیا ہی اور یہ دونون فرزند میرے کہ میری اطیب ذریت و عترت سے ہین
جنکو مین اپنی امت مین بطور امانت کے چھوڑے جاتا ہون تحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہی کہ
یہ ایک فرزند میرا حسن زہر سے شہید ہوگا اور یہ دوسرا پارہ جگر میرا حسین تلوار سے تشنہ لب
قتل کیا جائیگا اور اپنے خون مین آلودہ ہوگا پس تو انکی شہادت مین برکت دینا اور انکو سردار

Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas

شہد اسے کرنا اور انکے قاتلون کو اپنی برکت و رحمت سے محروم رکھنا اور بدترین عذاب
سے اُنکا [illegible] کرنا راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر سب لوگ جو مسجد مین تھے رونے لگے اور صدائے
فریاد [illegible] ہوئی اُسوقت حضرت نے فرمایا آج تم لوگ میرے اہل بیت کے حال پر
رو [illegible] اور بعد میرے عنقریب اکثر تم مین سے روگردانی کرینگے اور نصرت اُنکی نہ کرینگے ثُمَّ
قَالَ اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ وَھُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ
الْحَوْضَ لَا اَرَانِیْ لَا اَسْئَلُکُمْ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی بعد اسکے فرمایا مین تمھارے درمیان
دو چیزین نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن مجید اور دوسری عترت طاہرہ اہل بیت
میرے اور وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے
پاس وارد ہونگے آگاہ رہو کہ مین تبلیغ رسالت پر اجر و عوض تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت
و دوستی میرے اہل بیت کی پس تمھین لازم ہی کہ بعد میرے اُنکے حال کے کفیل رہنا اور اُنکی
اطاعت سے دست بردار نہ ہونا راوی کہتا ہی کہ بعد اسکے جب تک جناب رسول خدا زندہ
رہے یہ غم والم خاطر اقدس سے نہ گیا اور کسی نے پھر اُن حضرت کو خندان نہ دیکھا ایسا صدمہ
قلب اقدس پر تھا یہان تک کہ دنیا سے رحلت فرمائی اب کیا حاجت بیان ہی خیال کیجیے کہ
کس کس طرح سے اُن حضرت نے اپنی امت سے تاکید فرمائی اپنے اہل بیت کے بارے مین مگر
اشقیاے امت نے کچھ رعایت و طاعت نہ کی اور انتقال کرتے ہی اُن حضرت کے اہل بیت
رسالت پر دست ظلم و ستم دراز کیا اور تمام حقوق اُنکے غصب کیے اور وہ اشقیا حب جاہ و
مال مین مصروف ہوے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہوکے خود بھی گمراہ ہوے اور اکثر بندگان
خدا کو فریب دیکر گمراہ کیا اور دنیا و آخرت مین مورد نفرین اور مستحق سخت ترین عذاب ہوے
چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ لکھتے ہین کہ جس نے آل رسول کے حقوق غصب کیے اور
اُنپر ظلم و ستم کیا اور اُنکے درپے آزار ہوے یا جس نے اُن سے قتال و جدال کیا اور برسر مقابلہ آیا
یا جس نے اُنکو بکمر دو غا ڈبہر دیا اور قتل و ذبح کیا یا جس نے اُنکی مخالفت کی اور اُن سے عناد رکھا

اور اُنکے ظالمون کی اعانت و مدد کی یا جو کوئی اُنکے دشمنون کے جور و جفا پر راضی ہوا
اور آیندہ راضی ہووے اور اہل بیت رسالت کی عصمت و طہارت اور فضیلت و شرافت
اور ولایت و امامت سے انکار کرے تو وہ کافر و مشرک و دشمن خدا و رسول ہی اور کوئی
عمل اُسکا مقبول نہین ہی اور جو کوئی ایسے لوگون سے محبت و الفت رکھے تو وہ اُنکے ساتھ
محشور ہوگا اور اُنکے ہمراہ درک اسفل مین رہیگا کیونکہ جو کوئی تجھ سے بھی محبت رکھیگا تو
وہ اُسکے ساتھ محشور ہوگا اور آخرت مین اُسکے ہمراہ رہیگا پس جب کافر و منافق کی موت
آتی ہی تو خدا دو فرشتون کو بھیجتا ہی تاکہ اُس سے کہین یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ اُرْجِعِیْ اِلٰی
الْجَحِیْمِ وَالْعَذَابِ لَا اِلَی اللّٰہِ ای نفس خبیثہ رجوع کر طرف جہنم اور عذاب سخت کے پس ایسے اشرار
اور سائر کفار کے وقت احتضار و جانکنی جناب رسول خدا و علی مرتضی اور جبرئیل امین علیہم السلام
ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دشمن خدا و رسول و آل کا ہی جیسا کہ وہ ہی ویسا ہی اُسکے
ساتھ پیش آؤ اور اُسوقت ظلمت و تاریکی اُسکو گھیرے ہوے ہوگی پس ملک الموت اُسکے
سامنے آکر کہیگا کہ ای دشمن خدا خوشخبری ہو تجھے غضب خداوند قہار اور عذاب نار دوزخ کی
ای ملعون جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہ تیرے درپیش ہوئی اور تو اُس تک پہونچا ہی یہ کہکر روح
اُسکی بشدت و سختی تمام نکال لینگے اور بعد دفن کے وہ بروح دار حضرت موت مین محبوس
و مبہوت رہیگی اور بدن پر تین سو شیطان معین و مقرر ہونگے اور وہ سب اُسکے منھ اور ڈاڑھی
پر تھوکینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے اور ملائکہ اُسپر قبر تک نفرین کرینگے یہ حال دیکھ کر وہ
شقی گریہ و زاری کریگا اور وقت غسل و کفن اور دفن کے لوگون سے قسم دیکر کہیگا کہ ٹھہر جاؤ اور
جلدی نہ کرو مین جانتا ہون کہ اسکے بعد عذاب سخت تر اس سے ہی پس جب وہ داخل قبر ہوگا تو
اُسوقت دو فرشتے نکیر و منکر بصورت مہیب بکمال غضب و غصہ آکر کہینگے کہ ای دشمن خدا بتا خدا
اور رسول اور امام تیرا کون ہی پس وہ جنکا اعتقاد رکھتا ہوگا اور جنکی پیروی کی ہوگی وہ بیان
کریگا اور جنکا اعتقاد نہ رکھتا ہوگا اور نہ کبھی اطاعت و پیروی اُنکی کی ہوگی اُسکے جواب مین

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com

اُسکے قفل لگ جائیگا اور اُسکی گردن مین ایک ریسمان پڑیگی اُسوقت نکیر و منکر ایک ایسا گرز آتشین اُسکے سر پر مارینگے جو مخلوق صدا اُسکی سُنے وہ ڈر جائے یہان تک کہ جو حیوان اثنا مین چرنے کے وہ آواز ہولناک سنے تو دہشت سے دھشتناک ہوجائے سوائے انسان کے کہ خدا نے اُنکے کانون سے اُس آواز کو پنہان کیا ہو تاکہ انتظام عالم مین خلل نہو بعد اسکے اُسکی قبر کو نہایت تنگ کرینگے اور قبر اُسکو ایسا فشار دیگی کہ مغز سر اُسکا ناخونون سے باہر نکل آئیگا اور دروازہ دوزخ کا اُسکی قبر کی طرف کھولینگے اور ہوائے گرم آتش کی ہمیشہ اُسکے بدن تک پہونچیگی اور وہ اپنی جگہ دوزخ مین دیکھیگا اور عقرب و مار سیاہ آتش دوزخ کے بکثرت روز قیامت تک اُسپر مسلط رہینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے پس بروز قیامت مخلد بنار ہوگا جو بحکم خدا روشن ہوئی ہو جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہو وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى اور دوری کرتا ہو وہ شقی کہ آتش بزرگ مین درآویگا ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى بعد اُسکے نہ اُس مین وہ مریگا اور نہ زندہ ہوگا پس ظاہر ہو کہ بدبخت ترین انسان یعنی کافر اور منافق دوزخ مین نہ مریگا تاکہ آسائش پاوے اور نہ زندہ ہوگا کہ اُس سے راحت دیکھے پس وہ زندگی اُسکو وبال ہوگی اور ہمیشہ اُسکے زوال کی تمنا کریگا اس لیے کہ وہ زندگی مستلزم طرح طرح کے ابدی عذاب کی ہوگی اور قدرت خدا کی آگ روشن کی ہوئی سہل و آسان نہین ہو وہان آتشین لباس پہنایا جائیگا اور مار و عقرب آتشین اُنپر مسلط ہونگے اور کفار و اشرار مانند ہیزم کے سوختہ ہونگے اور طرح طرح کے عذاب مین مبتلا رہینگے اور آتش دوزخ سیاہ و تاریک ہو اُسکی حدّت و تیزی کا حال حدیث مین وارد ہو کہ ایک جزو نوے جز سے ستر مرتبہ پانی مین دھوکے ایک فرشتہ دنیا مین لایا تاکہ بنی آدم اُس سے منتفع ہون اور تمام آتش دنیا اُسی سے پیدا کی گئی اگر بدون غوطہ کے لاتے تو کوئی اُسکو بجھا نہ سکتا اور نہ تحمل اُسکا کرسکتا اور بروز قیامت جب اُس آگ کو پھر لیجاکر دوزخ مین رکھینگے تو وہ شدت حرارت دوزخ سے ایسا فریاد کریگی کہ کوئی نبی مرسل و ملک مقرب

باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اُس آواز کے خوف سے زانو کے بھل گرینگے اور دوسری حدیث مین یون ہو کہ خداوند عالم نے جب آدم کو دنیا مین بھیجا[1] تو جبرئیل کو حکم دیا کہ مالک دربان دوزخ سے تھوڑی سی آگ لیکر آدم کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ اپنے لیے کھانا پکائین پس جبرئیل نے مالک کے پاس جاکر آگ طلب کی اُسنے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیل نے کہا بقدر ایک چیونٹی کے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دونگا تو ساتون آسمان اور ساتون زمین کو جلادیگی یہ سنکر جبرئیل نے کہا کہ بمقدار نصف چیونٹی کے دے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دنیا مین جائے تو اُسکی حرارت و گرمی سے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا اور زمین سے کوئی برگ اُگیگا اُسوقت جبرئیل نے درگاہ خدا مین عرض کیا ای معبود میرے کس قدر آگ لون ارشاد ہوا کہ بقدر ایک ذرہ کے پس حضرت جبرئیل نے ایک ذرہ لیکر اُسکو ستر نہرون مین ستر مرتبہ غوطہ دیا اور دنیا مین لاکر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر رکھا اور اُس پہاڑ کو پگھلا کر وہ آگ اُڑکے دوزخ مین اپنی جگہ پر پہونچی اور حرارت اُسکی اور پتھرون مین باقی رہی اور یہ تمام آگ دنیا کی اُسی حرارت سے پیدا ہوئی ہو حضرات یہ حال تو ایک ذرہ آتش کا سنا آپ نے جو ستر مرتبہ پانی مین غوطہ دیا گیا تھا پس تصور کیجیے کہ خود دوزخ کا کیا حال ہوگا مگر واے ہو اُن اشقیا پر جنھون نے کچھ خوف معاد اور عذاب آخرت کا نہ کیا اور نہ تاکید اور حکم رسول خدا پر عمل کیا اور اُنکے ایک فرزند امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسول مین دفن نہ ہونے دیا اور دوسرے دلبند امام حسین علیہ السلام کو بکمال ظلم و ستم مع اہل و عیال اور بچۂ شیر خوار کے آوارہ وطن کیا اور کوفیون نے مہمان بلاکر بہ مکر و دغا مع اصحاب و اقربا و اولاد کے ہر طرف سے گھیر کر صحراے کربلا مین بحکم ابن سعد تشنہ لب قتل و ذبح کیا آہ اسپر بھی اکتفا نہ کی بلکہ بکمال عداوت خیمون مین آگ لگائی اور اسباب لوٹ لیا

[1] از بہشت بدنیا فرستادند تکہ زمین معمور آباد ان شود ۱۲ [2] ربط آخر ۱۲ ق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com

اور جناب حسینؑ کے اہل حرم کے مقنع و چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کر کے شہر بشہر پھرایا اور روح اقدس جناب رسول خدا کو ایسا رنجیدہ اور ہیجین کیا کہ جسکے صدمہ سے روضۂ انور ہلنے لگا آہ اُسوقت اُن حضرت کا کیا حال ہوا ہوگا جب بیمار کربلا اسیر رنج و بلا مع اہل حرم ستم رسیدون کے قید شام سے رہائی پاکر روتے ہوئے دار مدینہ اور داخل مسجد نبی ہوئے جسکے متصل روضۂ رسول ہی پس جناب زینبؑ نے دونون بازو دروازۂ مسجد رسول کے اپنے ہاتھون سے پکڑ لیے وَنَادَتْ بِأَعْلَى صَوْتِهَا أَيْنَ أَنْتَ يَا أَخِي الْحُسَيْنُ اور روتے ہوئے فریاد کی ای نانا رسول خدا مین آپ کو خبر مرگ سنانے آئی ہون اپنے برادر مظلوم امام حسینؑ کی مین پرسادیتی ہون آپ کو آپ کے فرزند کا آہ وہ نور نظر آپ کا صحرائے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوا قَالَ فَخَرَجَ النِّسَاءُ حَوْلَهَا عَالِيَاتٍ وَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ راوی کہتا ہی کہ اُسوقت قبر اطہر ہلنے لگی اور آواز رونے کی بلند ہوئی یہ سنکر لوگ حاضرین مسجد رونے لگے اور فریاد کرنے لگے اور روضۂ رسول مین شور گریہ و بکا بلند ہوا الا للہ علی القوم الظالمین

مجلس دوازدہم فضائل شیعہ و علامات ایشان و فضائل سعد بن معاذ و نافرمانی کنعان بن نوح نبی و انجام او و مصائب امام حسینؑ و فریاد کردن اہل حرم آنحضرت و ویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الشِّيعَةِ أَنْتُمْ أَهْلُ رِضَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ وَالْمَلَائِكَةُ إِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ فَإِذَا اجْتَهَدْتُمْ وَأَدَّيْتُمُ الْفَرَائِضَ فَلَكُمْ إِذَا اجْتَهَدْتُمْ وَأَدَّيْتُمُ الْفَرَائِضَ فَلَكُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَلَكُمْ جَنَّةٌ قُبُورُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ لِجَنَّةٍ خُلِقْتُمْ وَفِي جَنَّةٍ نَوَيْتُمْ وَإِلَى جَنَّةٍ تَصِيرُونَ کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا

ان حضرت نے ایک مرد شیعہ سے کہ تم اہل رضا ہو خدا تم شیعون سے راضی ہوا اور ملائکہ تمھارے برادران ایمانی ہین اور امور خیر مین شریک تمھارے اور مددگار ہین پس جسوقت تم مصروف خیر ہو تو مشغول دعا ہوا و جسوقت غافل ہو اُسوقت کوشش کر کے اپنے تئین غفلت سے نکالو اور تم شیعہ ہمارے خیر البریہ یعنی بہترین خلائق ہو شہر تمھارے بمنزلہ جنت کے ہین قبرین تمھاری بمنزلہ جنت کے ہین جنت ہی کے لیے تم خلق کیے گئے ہو اور جنت مین تمھارے نعمات ہین رجوع تمھاری طرف جنت کے ہی وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ هُمْ شِيعَتُنَا أَهْلُ الْبَيْتِ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ لِأَنَّهُ بَلَّغَهُمْ أَقْصَى مَا يَنْبَغِي ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ وَإِنَّ الْخَشْيَةَ مِلَاكُ الْأَمْرِ وَالْبَاعِثُ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا اُن حضرت نے کہ خیر البریہ سے مراد ہم اہل بیت رسالت کے شیعہ ہین کہ جزا اُنکی نزدیک اپنے پروردگار کے جناب سعدن یعنی باغات جنت ہین اُن باغون مین نہرین جاری ہین کہ ہمیشہ ہمارے شیعہ جنت مین ساکن رہینگے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ بھی خدا سے راضی ہوے اس لیے کہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے اُنکو اُنکی غایت آرزوؤن اور امیدون کو پہونچایا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ یہ ثواب واسطے اُس شخص کے ہی جو خوف کرے اپنے پروردگار سے اس لیے کہ خوف خدا اصل چیز ہی اور باعث ہوتی ہی ہر خیر و خوبی کی اور فضائل و مراتب شیعون کے بہت ہین منجملہ اُنکے منقول ہی کہ اہل جنت بقدرت خدا جوان ہونگے اگرچہ سے پیر ہوکے رحلت کی ہو اور حسن و جمال شیعون کا دیکھ کر منافقین تمنا کرینگے کاش کہ ہم شیعۂ ابوترابی ہوتے تاکہ یہ مراتب و مدارج جو وہ رکھتے ہین ہم بھی رکھتے اب مقام شکر ہی کہ یہ مرتبہ شیعیان اور دوستداران حضرات ائمہ ہدی کو اُن حضرت کے طفیل و برکت اور بعلو درجات سے حاصل ہی کہ خدا نے شیعون کو اُس گروہ سے خلق کیا ہی جو خیر البریہ ہی یعنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

تمامی امتون کے مؤمنین سے بہتر ہین اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے جو شخص معراج نبی اور قبر مین سوال
نکیرین سے اور بہشت و دوزخ سے انکار کرے وہ ہمارے شیعون مین سے نہین ہی اور
جناب امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص معراج جناب رسولؐ خدا کا ایمان نہ لائے
اُسنے اُن حضرت کی تکذیب کی اور ایک حدیث مین وارد ہی فرمایا ہمارا شیعہ اور مومن وہ
شخص ہی جو جناب رسولؐ خدا کی معراج اور شفاعت اور قبر مین سوال نکیرین کا اور بہشت
و دوزخ اور صراط اور میزان اور حساب اعمال اور بروز قیامت زندہ ہونے کا ایمان لائے
پس حضرات ظاہر ہی کہ جو ان چیزون کا مقر نہ ہو وہ شیعہ اور مومن نہین ہی نہ وہ آخرت
مین نجات پائیگا اور منقول ہی کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام روے انور
چھپائے ہوے تشریف فرما ہوے اور سعد بن معاذ نے پہچانکر سلام کیا اور مصافحہ
کیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اُسوقت مجمع اصحاب سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا ای بندگان خدا اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی پہچانا کرتے ہین بعد اسکے
سعد بن معاذ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا ای سعد تم کو بشارت ہو خدا تمھارا خاتمہ شہادت
پر کریگا اور تمھارے سبب سے ایک جماعت کفار دوزخ مین جائیگی اور تمھارے مرنے
سے عرش حرکت مین آئیگا اور تمھارے شفاعت سے اسقدر محب و موالی داخل جنت
ہونگے جنکی تعداد جی کلیب کے حساب کے برابر ہوگی اور فرمایا اُن حضرت نے جو
ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا منکر ہی وہ جنت کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور
جو ولایت و امامت علیؑ بن ابی طالبؑ کا زبان و دل و عمل سے مقر ہو وہ دوزخ کو آنکھ ہی
سے نہ دیکھیگا اور امت رسول مین تہتر فرقے ہین مگر اُن مین سے ایک ہی فرقہ ہی جس نے
شر کو ترک کیا اور خیر کو اختیار کیا ہو وہی ناجی ہی جو حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو
دوست رکھتا ہی اور اُنکا پیرو ہی اور اُنکے دشمنونؑ سے بیزاری کرتا ہی جو باعث نجات

آخرت کا ہی اور اُسنے روز سرور مین خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسنے
اور غمگین ہوتا ہی اور مجالس فضائل و مصائب بپا کرتا ہو[illegible]
یادگاری ہی آل رسولؐ کی جو مظلوم و مقتول ہوکر دنیا سے رحلت کر گئے ہین وَقَالَ الْخَبَرَ اَنَّ النَّبِیَّ
دَخَلَ یَوْمًا عَلَی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا رَاَیْتُكَ اَقْبَلْتَ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا
الْاِقْبَالِ اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز جناب رسولؐ خدا امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ
کے گھر مین داخل ہوے پس اُن حضرت نے عرض کیا آج جس طرح آپ شاد و فرحناک تشریف فرما
ہوے ہین اس طرح سے کبھی مین نے آپ کو تشریف لاتے نہین دیکھا ہی فَقَالَ جِئْتُ
لِاُبَشِّرَكَ اِعْلَمْ اَنَّ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ نَزَلَ عَلَیَّ جَبْرَئِیْلُ وَقَالَ فِی الْحَقِّ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ
یَقُوْلُ اَبْشِرْ عَلِیًّا وَشِیْعَتَهٗ اِنَّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِیَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اُن حضرت
نے فرمایا یا علیؑ اسوقت مین تم کو بشارت دینے آیا ہون آگاہ ہو کہ ابھی جبرئیلؑ میرے پاس
آئے اور مجھ سے کہا کہ حق سبحانہ تعالی بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہی ای حبیب ہمارے علیؑ اور
اُنکے شیعون کو بشارت دو بتحقیق کہ ہر نیک و بد اُنکے شیعون سے اہل جنت سے ہی فَلَمَّا
سَمِعَ مَقَالَتَهٗ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ وَقَالَ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ
نِصْفَ حَسَنَاتِیْ لِشِیْعَتِیْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ شَهِدَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَهَبْتُ لِشِیْعَةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ
السَّلَامُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ وَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَیْضًا مِثْلَهُمَا جب ان
حضرت نے یہ خوشخبری سنی تو فوراً سجدہ شکر بجالائے بعد اسکے دونون ہاتھ طرف آسمان
کے بلند کرکے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے اپنے نصف حسنات اپنے شیعون کو ہبہ
کیے یہ سنکر جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے
بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ہبہ کیے یہ سنکر
جناب حسنین علیہما السلام نے بھی مثل اپنے والدین کے اپنے اپنے نصف حسنات
شیعون کو ہبہ کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّیْ شَهِدَ اللّٰهُ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

تمامی امتیون کے مؤمنین سے ہی [illegible] فاوحی اللہ عزوجل الی رسولہ

[illegible] یہ [illegible] دیکھ کر جناب رسولؐ

علیہ وآلہ نے فرمایا ای آل عبا تم مجھ سے کریم تر نہین ہو خدا شاہد ہی مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علیؑ کو ہبہ کیے اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش مین آیا اور اپنے رسُول کی طرف وحی کی کہ تم خمسۂ نجبا ہم سے زیادہ کریم وجواد نہین ہو تحقیق کرہم نے شیعیان ودوستداران علیؑ کو بخشدیا اور اُنکے گنا ہونکو بھی محو کیا اللہ اکبر کیا رحمت جناب باری ہی شیعیان علی مرتضی علیہ السلام پر جب خدا نے اُنکے گناہ بھی مٹا دیے اور بخشدیے اور رنجبتن پاک نے اپنے اپنے نصف حسنات ہبہ فرمائے تو اب اُسکے عوض مین نعمتہاے جنت اور مراتب عالیہ رحمت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہی جو شیعون کو مرحمت ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم آل رسُول پر ہمارے شیعون کا حق ہی کیونکہ وہ بسبب قبول کرنے ہماری ولایت ومحبت کے ہمارے اعداسے اذیت وتکلیف اور رنج والم اُٹھاتے ہین سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی شیعیان ودوستداران حضرت امیرالمومنین اور ائمۂ طاہرین علیہم السلام کا کہ معصوم فرمائین اُنکا ہم پر حق ہی علاوہ اس عطوفت کے دو امر بزرگ وسیلۂ اعظم نجات آخرت کے خاص شیعون کے حصہ مین ہین جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

ولاے ہیچ دانی کہ در نشئتین	خلاص ونجاتست بہر ثقلین
دو امر عظیم است قدرش بدان	ولاے علیؑ و بکا بر حسین

مگر شیعہ ہونا شرط ہی جیسا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو شخص امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے محبت رکھے اور آنحضرت کی متابعت کرے وہ شیعہ ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا مین آپ کا شیعہ ہون اُن حضرت نے فرمایا کیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مانند ہوگیا ہی جنکے بارے مین خداوند عالم فرماتا ہی وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ جَآءَ

jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
http://fb.com/ranajabirabbas